

رمضان میں صدقہ و خیرات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ
وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيلُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ
الْمُرْسَلَةِ -“ [مسلم: ۲۳۰۸]

”نبی ﷺ نیکی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے
اور آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوا کرتی تھی
اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کے لیے) آپ ﷺ سے جبریل علیہ السلام
ملتے تو آپ ﷺ کی سخاوت تیز چھوڑی ہوئی آندھی سے بھی بڑھ کر ہوتی۔“

[انتخاب: ابوعمار عبدالرحمن بلتستانی]

لیلۃ القدر خیر من ألف شهر

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ

الرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَّمَ ۚ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۖ ﴾ [القدر: ۱-۵]

”یقیناً ہم نے اسے (یعنی قرآن مجید کو) شب قدر میں نازل فرمایا تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل) اترتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» [صحیح البخاری: ۲۰۱۴]

”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان المبارک کا مہینا آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَفِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرٌ هَذَا إِلَّا مَحْرُومٌ» [ابن ماجہ: ۱۶۴۴]

”بلاشبہ بابرکت مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اسے غنیمت سمجھو، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو ہر قسم کی خیر سے محروم ہو۔“

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ» [مسلم: ۱۱۷۵]

”رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں جتنی محنت کرتے تھے اور دنوں میں اتنی نہیں کرتے تھے۔“ یعنی اس رات کو ذکر و عبادت میں گزارتے تھے۔ اور رسول اللہ آخری عشرے میں عبادت کے لیے کمر کس لیتے اور ازواج مطہرات کو بھی حکم دیتے۔

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ» [مسلم: ۱۱۷۴]

”جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ﷺ رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گزارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور عبادت میں خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى» [الصحیحہ للالبانی: ۲۲۰۵]

”بلاشبہ اس رات زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔“

فہرست

1	(انتخاب: عبدالرحمن بلتستانی)	رمضان میں صدقہ و خیرات	جواہر پارے
2	(عبدالرحمن بلتستانی)	لیلۃ القدر خیر من الف شہر	کلمۃ طیبہ
5	(حافظ احمد شاکر)	سنہری اور ابدی اصول	اداریہ
7	(جمع و ترتیب: محمد شریف بلغاری)	”رمضان“ ایمانی بہار کا مہینا	ارکان اسلام
16	(محمد سلیم چنیوٹی)	رمضان المبارک کے تقاضے	ارکان اسلام
18	(عبدالرحمن بلتستانی)	زکوٰۃ کی اہمیت	ارکان اسلام
21	(محمد اسحاق بھٹی)	زیارتِ حرمین اور سفر کویت (۳)	سفر نامہ
27	(عبدالرشید عراقی)	علامہ خلیل بن محمد عرب	یاد رفتگان
30		فہرست کتب	فہرست کتب

اصل کامیابی

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

فَقَدْ فَازَ﴾ [آل عمران: ۱۸۵]

”پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت

میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب

ہو گیا۔“

جہنم سے آزادی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتْ

الشَّيَاطِينُ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ فِي

كُلِّ لَيْلَةٍ۔“ [ابن ماجہ: ۱۶۴۲]

”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین

زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں اور ہر رات کو

اللہ تعالیٰ کثرت کے ساتھ لوگوں کو جہنم سے آزاد

کرتے ہیں۔“

رحمان کے بندوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ عذابِ جہنم سے پناہ طلب کرتے رہتے ہیں جیسا کہ قرآن میں آتا ہے اور جو یہ دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ [الفرقان: ۶۵]

”کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ کیوں کہ اس کا عذاب چٹ جانے

والا ہے۔“

سنہری اور ابدی اصول

حافظ احمد شاکر

اداریہ

یہ بات ہر مسلمان کے ایمان کا جز اور عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی ہی مسلمانوں کے لیے ہر معاملے میں نمونہ کامل ہے۔ دنیا کی حکومتیں اپنی خارجہ و داخلہ پالیسی کی بنیاد پر مضبوط یا کمزور سمجھی جاتی ہیں۔ داخلہ پالیسی سے مراد عملی نظام ہے اور خارجہ سے مراد دیگر امتوں اور ملکوں سے تعلقات کہ وہ کیسے، کس قدر، اور کس حد تک ہونے چاہئیں؟ داخلہ پالیسی تو پورا اسلامی نظام ہے۔ خارجہ پالیسی بہ ظاہر دو لفظی ہے کہ دنیا میں دو ہی نظام ہیں: اسلام یا کفر۔ کتاب الہی اور سنت نبویہ میں جہاں نظام اسلامی یعنی داخلہ پالیسی کی تفصیلات ذکر ہوئی ہیں وہاں مختلف مقامات پر خارجہ پالیسی کا بھی تفصیلی تذکرہ ہے۔

روشن خیال حکومت کے ”روشن“ کارناموں میں ایک اہم اور بنیادی ”کارنامہ“ مذکورہ بالا عقیدے اور ایمان پر وہ بھرپور وار تھا جو اس نے ہمارے تعلیمی نصاب میں سے سورہ براءۃ اور سورہ انفال کی ان آیات کو نکال کر کیا تھا جن آیات کے تلاوت و ترجمہ سے آنے والی نسل کے دل و دماغ میں اسلام اور کفر یا کافروں اور مسلمانوں کا فرق اجاگر ہوتا تھا اور ان کے دل و دماغ میں یہ بات نقش ہو جاتی تھی کہ دنیا میں دو ہی قوتیں ہیں: ایمان کی اور کفر کی۔ نہ کفر اسلام کو برداشت کر سکتا ہے اور نہ اسلام کو کفر پر اعتماد کرنا چاہیے۔ ہاں کافروں تک دعوت اسلام بھرپور طریقے سے پہنچانی چاہیے۔ سورہ نساء، مائدہ، ممتحنہ اور دیگر مقامات پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں مسلمانوں کو کفار سے رازداری، اعتماد اور دوستی سے حکماً منع فرمایا ہے اور عام اصول و قواعد شرعیہ کی رو سے قرآن حکیم کی جس آیت میں حکم ہو اس پر عمل واجب ہوتا ہے۔

پاکستان کا سب سے بنیادی مسئلہ کیا ہے؟ سیاست دان جمہوریت کو تیار دیتے ہیں۔ جمہوریت کی جو حقیقت اب تک مشاہدے میں آئی وہ یہ ہے کہ ہر سیاسی جماعت اور سیاست دان کی جمہوریت اس کے اقتدار ہی کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فوجی حکمرانی کے ادوار کے علاوہ جمہوری حکومتوں نے بھی کبھی بھی مقابل سیاسی جماعتوں کی حکومت کو مکمل جمہوری تسلیم نہیں کیا۔ جب کہ ہمارے خیال میں ہمارا یعنی پاکستان کا بنیادی المیہ اور مسئلہ ہماری کفار دوستی ہے کہ قیام پاکستان کے ابتدائی ایام میں وقت کے حکمرانوں نے جب امریکا سے دوستی کی پٹنیں بڑھانی شروع کی اسی دن سے حکم الہی کی نافرمانی کے باعث ہمارا زوال شروع ہو گیا۔

زیادہ گہرے تجزیے کی ضرورت نہیں سیاسی حلقوں میں جو باتیں معروف اور عام ہیں ان کے مطابق جنرل ایوب خاں امریکا کے سامنے جب کھڑے ہو گئے تو امریکا نے بھٹو مرحوم کو پہلے اجاگر اور پھر اس قدر نمایاں کر دیا کہ وہ وطن عزیز کی پوری سر زمین پر چھا گئے۔ پھر جب تلافی کے جذبے سے ان کی غیرت و حمیت نے انگریزی لی اور انھوں نے امریکی ٹریک کی بجائے اپنے ملک کی خدمت کے جذبے سے اسلامی عالمی بینک کی طرح ڈالنے کا سوچا اور ایٹمی پلانٹ کا منصوبہ تیار کیا تو کسنجر نے ان کو نشان عبرت بنانے کی کھلے بندوں دھمکی دی اور جنرل ضیاء الحق کو ان کے سامنے لاکھڑا کیا اور ملکی تاریخ میں پہلی بار ایک منتخب وزیراعظم کو کھلی عدالت میں ان کے کردنی ناکردنی جرائم کی سزا ایسی دلوائی کہ کسنجر بلکہ امریکا نے اپنا کہا پورا کر دکھایا۔ پھر اس نے روسی ریچھ کو چھاڑنے کی خاطر ضیاء الحق پر دامن شفقت واکردیا، شکست روس کے آثار جب اس کو نظر آ گئے تو امریکا کی چھٹی حس نے ضیاء الحق کے اسلامی بلاک کے ارادے کو بھانپ لیا اور ضیاء آمریت کی کوکھ سے اس کو جمہوریت برآمد کرنے کا شدید ولولہ اٹھا جو بقول عوام الناس پاکستان کی شریف ترین وزارت عظمیٰ جناب جو نیجو کی صورت میں ظہور پذیر ہو گئی پھر اس جمہوریت

کے ذریعہ جیوندا کرات کرائے گئے۔ یہ مذاکرات آٹھ سالہ جنگ افغانستان کے مقاصد..... جن کا رخ ملت اسلامیہ کی طرف ہی نظر آ رہا تھا..... کو سبوتاژ کرنے کے لیے اس کی پیٹھ میں ایسا چھرا ثابت ہوئے کہ جس کے زخموں سے آج تک خون رس رہا ہے، پھر اسی پر اس کو صبر نہیں آیا بلکہ اس نے جنرل ضیاء اور اس کے پالیسی ساز پوری ٹیم کو اپنے سفیر کا ٹرک کا لگا کر مقام عبرت بنا دیا۔ اس کے بعد صرف دس سال میں اس جمہوری چیمپئن نے پاکستان میں چار حکومتوں کو عددی برتری کی کلغی لگا کر بنایا اور پھر ان کو تاخت و تاراج کیا تا آنکہ اسے رع مل گیا وہ شاہکار جس کا انتظار تھا، یعنی اس کو ایسا گورہر مرادل گیا جو تاریخ عالم میں خود سپردگی کی نادر مثال کے طور پر پیش کیا جاتا رہے گا۔ اس نادر الوجود آمر کی روشن خیال حکومت کے کارنامے تو ماضی قریب کا وہ حصہ ہیں جو آج کل زبان زد عام و خاص ہیں۔

عرض کرنے کی غرض یہ تھی کہ امریکا دوستی کے جس گڑھے کی طرف ہمارے سیاست دانوں، حکمرانوں اور جرنیلوں نے لڑھکنا شروع کیا تھا وطن عزیز اب اس تیزی سے اُس میں پھسل رہا ہے کہ اس کو ایک کے بعد دوسرا مہرہ بغیر کسی خاص ”محنت و مشقت“ کے میسر آ رہا ہے اور ایک سے بڑھ کر ایک اس کو اپنی اطاعت اور تعمیل ارشاد کا یقین دلانے والا موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر رع بات سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی، یہ ہے کہ اس وقت کم و بیش پوری امت مسلمہ اس کے چنگل میں ہے اور کوئی اس کے سامنے کسکتا نہیں۔

مسلمان بنیادی طور پر امید پرست قوم ہے اور پاکستانی عوام خصوصاً خوش گمان ہیں کہ ایک لیڈر کے وعدے پر نعرے لگانے شروع کر دیے جب وہ حصہ پتی لے کر چلا جاتا ہے تو دوسرے کے نعرہ ہائے تر ویر و ترغیب میں پھنس جاتے ہیں اور بعض مرتبہ تو عوام کی یہ محبت یا عقیدت اتنی اندھی ہو جاتی ہے کہ چلتا ہوں تھوڑی دیر ہر راہ رو کے ساتھ پہچانتا نہیں ہوں کسی راہ برو میں، والا معاملہ بن جاتا ہے۔

بات چلی تھی کہ ہمارے دیگر گوں ہوتے حالات کی جڑ کیا ہے؟ قرآن وحدیث نے جس طرف ہماری راہ نمائی فرمائی وہ یہ ہے کہ کفار سے دوستی تو کجا اُن پر اعتماد تک نہ کرو۔ سورہ الفتح میں فرمایا کہ مسلمان کافروں کے لیے سخت اور مسلمانوں کے لیے نرم ہوتے ہیں۔ سورہ توبہ کی آخری آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خارجہ پالیسی کے بارے میں بنیادی نکتہ بیان فرمادیا کہ ”اے مسلمانو! تم (پہلے) آس پاس کے کافروں سے لڑو اور ایسا کرو کہ کافروں کو تمہاری سختی (بہادری) معلوم ہو جائے۔“ نہ یہ کہ ”دفاع بغیر تلوار کے ہونا چاہیے“ اور نہ ہی یہ کہ امریکا سے ہم لڑ نہیں سکتے۔

چنانچہ نبی ﷺ کی حیات مبارکہ پر غور کیا جائے تو آپ نے سب سے پہلی جنگ قریش..... جو آپ کے رشتہ دار تھے..... سے لڑی جسے جنگ بدر کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد مدینہ کے یہود سے پھر اس کے بعد دیگر غزوات۔ یہ خارجہ پالیسی بالکل واضح اور غیر مبہم ہے کہ کفار سے دوستی مت کرو نیز سورہ ممتحنہ میں ہے کہ تم ان سے جس قدر بھی دوستی کرو یہ (خاک بدہن) تمہارے کفر سے کم کسی بات پہ کبھی راضی نہ ہوں گے۔ سورہ توبہ کے آخر میں فرمایا ﴿فان تولوا﴾ جس کے معنی ایک بابصیرت بزرگ حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ یہ فرماتے تھے کہ اے نبی ﷺ اگر یہ سارے ہی پھر جائیں یعنی سارے مسلمان آپ کی رفاقت اور نصرت سے دستکش ہو جائیں تو کہہ ﴿فقل حسبی اللہ﴾ کہ مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے۔ گویا خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ فرمایا ہے کہ

①..... قریب ترین دشمنوں سے پہلے لڑو۔ ②..... کافروں کو نہ دوست بناؤ اور نہ راز دان۔ ③..... مسلمانوں کے لیے نرم گوشہ رکھو اور کافروں کے لیے سخت رویہ۔

غور طلب بات یہ ہے کہ موجودہ عالمی حالات میں ان ابدی اور سنہری اصولوں کی بنیاد پر حکومت کرنا اور چلانا کسی مسلمان حکمران کے لیے ممکن ہے؟ ہاں! یہ جرات صرف کوئی مردِ حری کر سکے گا! وہ کون ہوگا؟ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ کون اس سے توفیق طلب کرے گا اور وہ کس کو توفیق کی ارزانی کرے گا۔ ورنہ قوم عاد و ثمود سے لے کر فرانس اور روم تک ظلم کرنے والی حکومتوں کا انجام تاریخ میں محفوظ ہے۔

ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا فانصرنا علی القوم الکفرین

”رمضان“ ایمانی بہار کا مہینہ

جمع و ترتیب: محمد شریف بلغاری

جس میں روزہ آسان معلوم ہوتا ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں اور لوگ عبادتوں اور طاعتوں اور ہمدردی و غم خواری کے مختلف کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔“ [ارکانِ اربعہ: ۲۶۳]

رمضان کا معنی اور وجہ تسمیہ:

رمضان، رمض سے مشتق ہے، جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے وہ سخت گرمی کا مہینہ تھا اس لیے لفظ رمضان سے موسوم ہوا۔ [لسان العرب: ۱۶۱/۷]
بعض نے کہا اس ماہ روزہ رکھنے والوں کے گناہ جل جاتے ہیں۔ [بخاری: ۱۶۷/۳]

صوم کا معنی:

صوم کا لغوی معنی ”رکنا“ ہے، اور شرعی اصطلاح میں ایک مسلمان مرد و عورت کے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کو کہتے ہیں۔
[نزہۃ الأعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر: ۳۸۶]

چاند دیکھنے کی دعا:

”اللهم أهله علينا بالآمن والإيمان والسلامة والإسلام ربّي وربك الله۔“
”اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔“ [سنن الدارمی: ۴/۲]

استقبالِ رمضان:

نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کی آمد پر خوش خبری دیتے

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد!

رمضان عبادات کا عالمی موسم اور اعمالِ صالحہ کا جشن عام:

”رمضان“ کو عبادت، ذکر، تلاوت اور زہد و تقویٰ کا ایک ایسا عالمی موسم اور جشن عام کا زمانہ بنا دیا ہے جس میں مشرق و مغرب کے تمام مسلمان، عالم و جاہل، امیر و فقیر، کم ہمت اور عالی حوصلہ ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے شریک و رفیق اور ہمد و دمساز نظر آتے ہیں۔

یہ رمضان ایک ہی وقت میں ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر دیہات میں ہوتا ہے۔ امیر کے محل اور غریب کی جھونپڑی دونوں میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شخص خود سری اور خود آرائی کرتا ہے، نہ روزے کے لیے دنوں کے انتخاب میں کوئی انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دو آنکھیں عطا کی ہیں عالم اسلام کے وسیع و عریض رقبہ میں ہر جگہ اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ خود کر سکتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے اسلامی معاشرہ پر نورانیت اور سکینت کا ایک وسیع شامیانہ سایہ فگن ہے۔ جو لوگ روزہ کے معاملہ میں ذرا سست اور کاہل ہیں وہ بھی عامۃ المسلمین سے علیحدگی کے ڈر سے روزہ رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تو چھپ کر اور شرم کے ساتھ کھاتے ہیں۔ سوائے ان چند لحد اور فساق کے جن کو علانیہ بھی اس بے شرمی میں کوئی عار نہیں ہوتا، یا ان بیماروں اور مسافروں کے جو شرعاً معذور ہیں۔ یہ ایک اجتماعی اور عالمی روزہ ہے جس سے خود بخود ایک ایسی سازگار اور خوشگوار فضا پیدا ہوتی ہے

ہوئے فرمایا:

”أتاكم رمضان شهر مبارك، فرض الله عزوجل عليكم صيامه تفتح فيه ابواب السماء وتغلق فيه ابواب الجحيم وتغلّ فيه مردة الشياطين، لله فيه ليلة خير من ألف شهر من حُرِم خيرها فقد حرم-“ [النسائي، صحيح اور مستند فضائل اعمال: ۲۷۶]

”تمہارے پاس مبارک مہینہ رمضان آگیا، اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور اس میں سرکش شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ (بھلائی سے) محروم ہی رہا۔“

فرضیت صوم رمضان:

رمضان کا روزہ ۲ ہجری کو فرض ہوا۔ [نیل الأوطار: ۱۹۷/۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ۱۸۳]

”اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم گناہوں سے بچو۔“

بخاری شریف میں ہے کہ دیہاتی نے پوچھا:

”ما فرض الله على من الصيام؟ فقال: شهر رمضان إلا أن تطوع شيئا۔“

”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے، البتہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفلی روزے رکھ لو۔“ [بخاری: ۱۶۸/۳، باب: ۱]

فضیلت صوم رمضان:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”الصيام جنة..... والذي نفسى بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله تعالى من ريح المسك، يترك طعامه وشرابه وشهوته من أجلي، الصيام لى، وأنا أجزى به، والحسنة بعشر أمثالها۔“

[بخاری: ۱۶۸/۳، رقم: ۱۸۹۴]

”روزہ (جہنم سے بچنے کی ایک) ڈھال ہے..... اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لیے چھوڑتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور نیکیوں کا ثواب اصلی نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔“

سحری کھانے کی اہمیت:

پیارے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

«تسحروا فان في السحور بركة»

[مسلم: ۱۱۱/۳، رقم: ۲۵۴۹]

”سحری کھاؤ بے شک سحری میں برکت ہے۔“

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحر»

[مسلم: ۱۱۲/۳، رقم: ۲۵۵۰]

”ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق سحری کا لقمہ کھانا ہے۔“

سحری فجر کے نزدیک کھانا چاہیے:

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تسحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم: ثم قال

إلى الصلاة، قلت كم كان بين الأذان والسحور
قال: قدر خمسين آية -“

[بخاری: ۱۸۲/۳، رقم: ۱۹۲۱]

”نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے سحری کھائی، پھر آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انھوں نے کہا پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔“

افطاری کرنے میں جلدی کرنا چاہیے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر »

[بخاری: ۲۰۷/۳، رقم: ۱۹۵۷]

”لوگوں میں خیر اس وقت تک باقی رہے گی جب تک وہ افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔“

افطاری کس چیز سے کرنا مستحب ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إذا كان أحدكم صائماً فليفطر على التمر فإن لم

يجد التمر فعلى الماء، فإن الماء طهور »

[ابوداؤد: ۱۸۲/۲، رقم: ۵۸۳]

”تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہیے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے۔ کیوں کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔“

افطاری کی دعا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ افطاری

کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

« ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء

الله » [ابوداؤد: ۱۸۳/۲، رقم: ۵۸۵]

”پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت

ہو گیا۔“

روزہ افطار کرانے کا ثواب:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

« من فطر صائماً كان له مثل أجره غير أنه لا ينقص من

أجر الصائم شيئاً »

”جو کسی روزہ دار کو افطاری کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے مثل اجر ملے گا روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کیے بغیر۔“

[ترمذی: ۳۰۰/۱، رقم: ۸۰۷]

افطاری کے وقت دعا رُو نہیں ہوتی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إن للصائم عند فطره لدعوة ما ترد »

[ابن ماجہ: ۷۰۵، رقم: ۱۷۵۳]

”روزہ دار کی افطاری کے وقت کی ہوئی دعا رُو نہیں کی جاتی۔“

رمضان تربیت کا مہینہ:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

سورة البقرة کی آیت ۱۸۳ کے مطابق روزے کا مقصد تقویٰ،

پرہیزگاری، دل میں خوف الہی پیدا کرنا ہے۔ رمضان المبارک میں ہر سچا مسلمان اپنی زبان، ہاتھ، پاؤں حتیٰ کہ قلبی و ذہنی تفکرات پاک صاف رکھ کر رب کریم کی رضا حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ اس ایک مہینہ کا روزہ ہر قسم کی فحش ویاہ گوئی، شیطانی وساوس، ہنوات اور دیگر لغزشوں سے بچنے کی تربیت حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ اسی تربیت کے پیش نظر باقی گیارہ مہینے بھی ہر مسلمان کو اسی ماہ کی طرح گزارنے چاہئیں۔

رمضان شہر القرآن:

رمضان المبارک ہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن

پاک کو نازل فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿شہر رمضان الذی أنزل فیہ القرآن﴾ [البقرة: ۱۸۵]

”ماہ رمضان وہ مہینا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔“

رمضان جہنم سے آزادی کا مہینہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إذا كانت أول ليلة من رمضان صفت الشياطين ولله عتقاء من النار وذلك في كل

ليلة۔“ [ابن جامہ: ۱/۲۶۸، رقم: ۱۶۴۲]

”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، تو شیاطین زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ کے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں (رمضان ختم ہونے تک) ہر رات کو یہی ہوتا رہتا ہے۔“

رمضان رحمت اور مغفرت کا مہینہ:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

» إذا كان رمضان فتحت أبواب الرحمة «

[مسلم: ۱۰۰/۳، رقم: ۲۴۹۶]

”جب رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“

اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

» ورغم أنف رجل دخل عليه رمضان فانسلك قبل أن يغفر له «

”اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو، جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور اس کی بخشش کے بغیر ہی گزر جائے۔“

[مسند احمد، ج: ۲۵۴، رقم: ۷۴۴۴]

”رمضان“ قبولیت دعا کا مہینہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

» ثلاث دعوات مستجابات دعوة الصائم ودعوة

المظلوم ودعوة المسافر «

[صحیح الجامع للالبانی، رقم: ۳۰۳۰]

”تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: روزہ دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔“

”ریان“ گیٹ سے جنت میں داخلہ:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

» إن في الجنة بابا يقال له الريان، يدخل منه الصائمون

يوم القيامة الخ «

”جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ”ریان“ کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے الخ۔“

[بخاری: ۱۷۰/۳، رقم: ۱۸۹۶]

رمضان سخاوت کا مہینہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس بالخير وكان أجود ما يكون في رمضان

الخ۔“ [بخاری: ۱۷۳/۳، رقم: ۱۹۰۲]

”نبی کریم ﷺ ہر بھلائی میں سخاوت میں سب سے بڑھ کر تھے اور آپ کی سخاوت رمضان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی الخ۔“

روزہ گناہوں کو بخشنے کا ذریعہ:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

» ومن صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من

ذنبه « [بخاری: ۱۷۳/۳، رقم: ۱۹۰۱]

”اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

روزہ دار کے منہ کی مہک:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«والذى نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب

عند الله يوم القيامة من ريح المسك..... الخ»

[مسلم: ۱۴۹/۳، رقم: ۲۷۰۶]

”اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان

ہے کہ بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں

قیامت کے دن کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ

ہے۔“ الخ

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں:

روزہ دار کے لیے خاص دو خوشیوں کا ذکر کرتے ہوئے پیارے

نبی ﷺ نے فرمایا:

«وللصائم فرحتان يفرحهما: إذا أفطر فرح بفطره

وإذا لقي ربه فرح بصومه»

[مسلم: ۱۴۹/۳، رقم: ۲۷۰۶]

”اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے،

ایک افطار کرتے وقت اور دوسرا اپنے اللہ سے جب ملے گا تو

روزہ کے سبب خوش ہوگا۔“

روزہ دار سے کوئی لڑے تو کیا کہے؟

روزہ دار سے اگر کوئی نازیبا باتیں، نامناسب حرکات اور جھگڑا

وغیرہ کرے تو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

«إذا أصبح أحدكم يوماً صائماً فلا يرفث ولا يجهل

فإن امرؤ شاتمه أو قاتله فليقل إني صائم إني صائم»

[مسلم: ۱۴۸/۳، رقم: ۲۷۰۳]

”جو شخص روزے سے ہو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ جہالت

و نادانی کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے

میں روزہ سے ہوں میں روزہ سے ہوں۔“

مباحاتِ روزہ:

درج ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے:

①..... خود بخود قے آجائے۔

[ترمذی: ۲۷۳/۱ - بخاری: ۱۹۳/۳، باب: ۳۲]

②..... سگی لگوائے۔ [سابقہ مرجع]

③..... احتلام ہو جائے۔ [سابقہ مرجع]

④..... جنابت کی حالت میں سحری کھا کر فجر کی اذان کے بعد

غسل کرے۔ [مسلم: ۱۲۰/۳، رقم: ۲۵۸۹]

⑤..... کلی اور ناک میں بغیر مبالغہ کے پانی ڈالنا۔

[بخاری: ۱۹۰/۳، رقم الباب: ۲۸]

⑥..... روزہ دار کے لیے تریا خشک مسواک کرنا درست ہے۔

[بخاری: ۱۸۹/۳، باب: ۲۷]

⑦..... نفس پر کٹرول رکھنے والے کا بیوی کا بوسہ لینا اور بغل

گیر ہونا۔ [بخاری: ۱۸۵/۳، رقم: ۱۹۲۷]

⑧..... کھانا چکھنا۔

[مصنف عبدالرزاق: ۲۰۷، رقم: ۷۵۱۰، ۷۵۱۱]

⑨..... روزہ دار بھول کر کھاپی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

[بخاری: ۱۸۸/۳، رقم: ۱۹۳۳]

⑩..... سرمہ لگانا۔

[بخاری: ۱۸۷/۳، باب: ۲۵ - ترمذی: ۲۷۵/۱، رقم: ۷۲۶]

⑪..... غسل کرنا۔ [بخاری: ۱۸۷/۳، رقم: ۱۹۳۰]

⑫..... گوشت یارگ میں بغیر طاقت والا ٹیکہ لگانا۔

[اہم فتاویٰ ابن باز، ص: ۲۰۵]

⑬..... منجن، ٹوتھ پیسٹ، کان، ناک اور آنکھ کے قطرے۔

[اہم فتاویٰ ابن باز، ص: ۲۰۵]

مفسداتِ روزہ:

درج ذیل چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے:

بیماری کے تو پوری زندگی کا روزہ رمضان کے ایک دن کے ثواب کے برابر نہ ہوگا۔“

رمضان میں جھوٹ اور دغا بازی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه»

[بخاری: ۱۷۴/۳، رقم: ۱۹۰۳]

”اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔“

روزہ کی قضا:

①..... جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزہ ہو تو وارث اس کی طرف سے روزہ رکھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من مات وعليه صيام صام عنه وليه»

[بخاری: ۲۰۲/۳، رقم: ۱۹۵۲]

”اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔“

②..... جو شخص بیماری یا سفر میں ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ

سکا ہو تو بعد میں قضا رکھ لے۔ [البقرہ: ۱۸۵]

③..... روزے کی قضا اگلے رمضان سے پہلے کسی بھی وقت رکھ

سکتا ہے۔ [بخاری: ۲۰۰/۳، ۲۰۱، باب: ۴۰]

قیام اللیل کی فضیلت:

جو رمضان المبارک میں تراویح پڑھتے ہوئے قیام اللیل کرے تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من

ذنبه» [بخاری: ۲۳۶/۳، رقم: ۲۰۰۹]

”جس نے رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھی ایمان اور

①..... حالت روزہ میں جان بوجھ کر کھانا اور پینا۔

[بخاری: ۱۸۸/۳، رقم: ۱۹۳۳]

②..... جان بوجھ کر تے کرنا۔

[ترمذی: ۲۷۳/۱، رقم: ۷۲۰]

③..... عورت کو حیض یا نفاس آ جائے۔

[بخاری: ۲۰۲/۳، رقم: ۱۹۵۱]

④..... بیوی سے عمداً جماع کرے۔

[بخاری: ۱۹۱/۳، رقم: ۱۹۳۶]

⑤..... گلو کو زیا خون یا کوئی اور غذائی مواد کسی ذریعے سے جسم

میں داخل کرے۔ [اہم فتاویٰ ابن باز، ج: ۲۰۵]

رخصت برائے روزہ:

①..... مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، بعد

میں قضا دے لے۔ [البقرہ: ۱۸۵]

②..... حائضہ اور نفاس والی عورت نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ

رکھے۔ لیکن بعد میں صرف روزہ کی قضا رکھے۔ [بخاری: ۲۰۲/۳،

رقم: ۱۹۵۱۔ ترمذی: ۲۹۳/۱، رقم: ۷۸۶، ۷۸۷]

③..... حاملہ اور مرضہ کو اگر روزہ سے جنین یا بچہ کو نقصان کا

اندیشہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

[ترمذی: ۲۷۱/۱، رقم: ۷۱۵]

④..... بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ کی طاقت نہ رکھتے

ہوں وہ ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

[تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر: ۲۹۲/۱]

رمضان کا روزہ نہ رکھنے پر وعید:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض

لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه» [بخاری: ۳/

۱۹۰، باب: ۲۹۔ ترمذی: ۲۷۴/۱، رقم: ۷۲۲]

”جو رمضان کا ایک دن بھی بغیر عذر روزہ توڑ ڈالے اور بغیر

ثواب کی نیت کے ساتھ تو اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔“

رکعات کی تعداد:

نماز تراویح کے بارے میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا:

”کیف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت: ما كان يزيد في رمضان ولا في غيرها على احدى عشرة ركعة، يصلى اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن، ثم يصلى اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى ثلاثا..... الخ۔“ [بخاری: ۲۳۸/۳، رقم: ۲۰۱۳]

”آنحضرت ﷺ رمضان میں (تہجد کی نماز) کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعت پڑھتے تم ان کی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو۔ پھر چار رکعت پڑھتے ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو۔ آخر میں تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے..... الخ۔“

لیلۃ القدر کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنْزِيلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِم مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلَمٌ هِیَ حَتٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ [القدر: ۱ تا ۵]

”یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا، تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم

سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے۔)“

قیام لیلۃ القدر کی فضیلت:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«ومن قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه» [بخاری: ۲۴۱/۳، رقم: ۲۰۱۴]

”اور جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ (حصولِ اجر اور ثواب کی نیت سے) نماز میں کھڑا رہے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

لیلۃ القدر کی تلاش:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تحرروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان» [بخاری: ۲۴۵/۳، رقم: ۲۰۱۷]

”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔“

آخری عشرہ میں زیادہ محنت:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر شد مثزرة، وأحيا ليله، وأيقظ أهله۔“

[بخاری: ۲۴۸/۳، رقم: ۲۰۲۴]

”جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ کمر بستہ ہو جاتے، اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھروالوں کو بھی جاگایا کرتے تھے۔“

لیلۃ القدر کی دعا:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ لیلۃ القدر کو اگر پالوں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا بہ

کثرت پڑھا کرو:

«اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني»

[بخاری: ۳/۲۴۴، باب: ۳]

”یا اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں، اور معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس میری خطائیں معاف فرمادے۔“

اعتکاف:

اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرے کی خصوصی عبادات میں سے ایک ہے۔ نبی کریم ﷺ اس کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے تھے:

”أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله۔“

[بخاری: ۳/۲۵۰، رقم: ۲۰۲۶]

”نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے۔“

اعتکاف مسجد میں کرنا چاہیے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ولا تبشروهن وأنتن عاكفون في المساجد﴾

[البقرة: ۱۸۷]

”جب تم مساجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔“

[بخاری: ۳/۲۴۹، باب: ۱]

عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔
”ثم اعتكف ازواجه من بعده۔“

[بخاری: ۳/۲۵۰، رقم: ۲۰۲۶، ۲۰۳۳]

”آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔“

✽..... معتکف بلا ضرورت مسجد سے باہر نہ جائے۔

[بخاری: ۳/۲۵۱، رقم: ۲۰۲۹]

✽..... شوہر اعتکاف میں ہو تو حیض والی بیوی اُسے سنگٹھائی وغیرہ

کر سکتی ہے۔ [بخاری: ۳/۲۵۱، رقم: ۲۰۲۸]

✽..... اعتکاف کرنے والا غسل وغیرہ کر سکتا ہے۔

[بخاری: ۳/۲۵۲، رقم: ۲۰۳۰]

✽..... مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے۔

[بخاری: ۳/۲۵۵، رقم: ۲۰۳۷]

✽..... شوہر اعتکاف میں ہو تو بیوی ملاقات کر سکتی ہے۔

[بخاری: ۳/۲۵۶، رقم: ۲۰۳۸]

اعتکاف کرنے کا وقت:

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے والا شام کو مسجد میں پہنچ جائے اور اکیسویں کے نماز فجر کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے اور شوال کا چاند نظر آنے پر اعتکاف سے نکل جائے۔

[فقه السنة: ۱/۴۷۹]

صدقہ فطر کے مسائل:

✽..... صدقہ فطر ادا کرنا فرض ہے۔

[بخاری: ۲/۵۴۹، باب: ۷۱]

✽..... صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

[بخاری: ۲/۵۵۴، رقم: ۱۵۰۹]

✽..... صدقہ فطر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے تمام

مسلمانوں پر واجب ہے۔

[بخاری: ۲/۵۵۱، ۵۵۵، رقم: ۱۵۰۴، ۱۵۱۲]

✽..... صدقہ فطر ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) جو، کھجور،

گندم، پیاز، زبیب و دیگر غلہ جات سے ادا کر سکتے ہیں۔

[بخاری: ۲/۵۵۱، ۵۵۳، رقم: ۱۵۰۴، ۱۵۰۸، باب: ۷۴]

✽..... صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور گناہوں سے (جو اس سے

حالت روزہ میں صادر ہوئے ہیں) پاک صاف کر دیتا ہے۔ [ابوداؤد،

رمضان المبارک کے تقاضے

محمد سلیم چنیوٹی

”اے اللہ! مجھے بہترین اعمال و اخلاق کی توفیق و رہنمائی فرما۔ بہترین اعمال اور اخلاق کی توفیق و رہنمائی تو ہی فرما سکتا ہے اور مجھے برے اعمال و اخلاق سے بچا، برے اعمال و اخلاق سے تو ہی بچا سکتا ہے۔“

نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے بذریعہ دعا رابطے میں رہتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی دعائیں سکھاتے اور تعلیم فرماتے تھے۔ آئینہ دیکھ کر انسان کو اپنے ”احسن تقویم“ ہونے کا احساس تو ضرور ہوتا ہے، البتہ نبی کریم ﷺ نے آئینہ دیکھنے کی بھی دعا ہمیں سکھا دی کہ اللہ تعالیٰ حسن صورت کے ساتھ حسین سیرت و اخلاق بھی عطا فرمادے۔

”اللہ تعالیٰ کا شکر اور تعریف ہے۔ اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی، تو میری سیرت بھی اچھی کر دے۔“

ہم دیکھتے ہیں دنیا میں یہ رواج سا ہوتا جا رہا ہے کہ دوسروں کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا جا رہا ہے۔ اس مرض سے تو وہ ہی بچتے ہیں جو متقی و پرہیزگار ہوں اور جن کا تزکیہ نفس ہو گیا اور فضل رب قدریر شامل حال ہو۔ اگر نظر عمیق سے دیکھا جائے تو بہت کم لوگ اس خود پرستی و خود بینی سے بچتے ہیں۔

ہوس سینے میں چھپ چھپ کر بنا لیتی ہے تصویریں کے مصداق اس مرض میں مبتلا ہونے سے بچنے کے لیے ہمیں دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ مرض ایسا ہے کہ اس کا پتا جلدی نہیں چلتا اور اسی طرح اس مرض سے چھٹکارا بھی جلدی نہیں ملتا۔ مصیبتوں پر صبر، تنگیوں و ترشیوں کے مواقع پر شکر ایک بڑی نعمت ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ اپنے حق میں اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے:

الحمد لله ثم الحمد لله کہ رمضان المبارک ایک مرتبہ پھر ہمارے سروں پر سایہ فگن ہوا، اور تیزی سے رواں دواں ہے۔ اللہ کریم کا بے پایاں احسان اور اس کا فضل و کرم ہے کہ اُس نے اس مہینے کو باعث مغفرت اور مومنوں کے لیے بلندی درجات و نزول رحمت کا سبب بنایا۔ الحمد لله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

رمضان المبارک دعاؤں، التجاؤں، درخواستوں اور عرضداشتوں کی قبولیت کا مہینہ ہونے کے ساتھ مومنوں کے لیے فراخی، جہنم سے آزادی، سرکشوں کی سرکشی سے چھٹکارے اور شیطانوں کی بندش کا مہینہ بھی ہے۔ اس کے صیام اور راتوں کے قیام میں جتنی برکات رکھ دی گئی ہیں، اس کے دوران قرآن کریم کی جس قدر تلاوت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے مہینے میں نصیب نہیں ہوتی۔ کروڑوں مسلمان نزول قرآن کے اس ماہ مبارک میں قرآن کریم سنتے، سناتے، پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

اعمالِ صالحہ و اخلاقِ حسنہ اپنانے کے ساتھ ساتھ خلوص سے کی گئی دعائیں مومن کے لیے یقیناً ایک ہتھیار سے کم نہیں۔ اعلیٰ اخلاق ہی مومن بندے کی پہچان ہوتی ہے۔ انکساری اور راست بازی میں جتنا رعب و دبدبہ ہے وہ اپنے آپ کو بڑا اور بلند رتبہ سمجھنے میں نہیں ہے۔ فروتنی، عاجزی اور انکساری کی بدولت ہی اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بڑے بڑے بلند مرتبہ لوگوں پر حکومتیں کیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نسائی شریف میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نماز تہجد میں دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ
فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔“

[ترمذی عن عمرؓ]

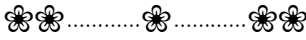
”اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا بنا دے اور مجھے بڑا شکر
کرنے والا بنا دے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنا دے اور
دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔“

اسی طرح ظاہر و باطن کی مطابقت بھی بڑی نعمت ہے۔ خوش نصیب
ہیں وہ لوگ جن کا ظاہر، باطن اور باطن ظاہر سے بھی اچھا ہے۔
ناپسندیدہ اخلاق، برے اعمال اور نفسانی خواہشیں ایسی پوشیدہ
بیماریاں ہیں کہ ہمیں ان سے ہمیشہ پناہ مانگنی چاہیے۔

اعظم ﷺ کے سامنے آنے سے گھبراتا تھا! یہ سب کیا تھا؟ یہ سب اللہ
کریم جل جلالہ اور اس کے آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی
اطاعت و فرماں برداری ہی کا نتیجہ تھا۔

رمضان المبارک کا تقاضا ہے کہ ہم سب مسلمان عاجزی
و انکساری، اخلاقی حسنہ، غرباء و مساکین کے ساتھ الفت و محبت، اپنے
چھوٹوں سے محبت، بڑوں سے پیار اور قرآن و حدیث سے محبت کرنا
سیکھیں۔ اسی اطاعت و فرماں برداری ہی میں مسلمانوں کی عزت ہے
اور اسی میں دنیاوی و اخروی فلاح مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی طرف رغبت اور منکرات سے ہٹنے کی
توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔



لمیونٹریو ڈنگ کے ساتھ جدید ایڈیشن

طبع ہو کر بازار میں دستیاب ہے

لَوْعَاءُ الْحَمْنِ بِالْفَاءِ الْحَمْنِ

یعنی

خود نوشت سوانح حیات

نواسیہ محمد صدیق حسن خان

(۱۸۳۲ء — ۱۸۹۰ء)

متفقہ نوبتانی

قاری نجیب الرحمن

رفیق، دارالعوۃ السلفیہ، لاہور

متفقہ نوبتانی

مولانا محمد خالد

رفیق، ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

ملنے کا پتا

دارالکتب السلفیہ

شعبہ عربی، لاہور، پاکستان

042-723 7184

ہمیشہ

دارالعوۃ السلفیہ

شعبہ عربی، لاہور، پاکستان

042-735 4406

آج کا دور نفسا نفسی اور آ پا
دھاپی کا دور ہے۔ باہمی سر پھٹول
اور اخلاقی پستی ہر طرف اپنے پنچے
گاڑے ہوئے ہے۔ ہم اگر اپنے
اسلاف اور اصحاب رسول ﷺ کی
زندگیوں کی طرف نظریں دوڑائیں تو
ہم دیکھیں گے کہ انھوں نے کس
طرح اقوام عالم پر اپنی دھاک
بٹھائی اور اقوام کفر کس طرح ان
کے سامنے سرنگوں ہوئیں۔ خلیفہ اول
جناب صدیق اکبر ﷺ اور جناب
خلیفہ المسلمین دوم عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے سامنے جس طرح مانعین
زکوٰۃ اور اسلام سے منحرف ہونے
والوں نے گھٹنے ٹیک دیے تھے اور
شیطان جس طرح جناب فاروق

زکوٰۃ کی اہمیت

ابوعمار عبدالرحمن بلستانی

وَصَوْمَ رَمَضَانَ» [بخاری: ۸]

”اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ② نماز قائم کرنا، ③ زکوٰۃ ادا کرنا، ④ حج کرنا، ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔“

ان آیات اور احادیث سے پتا چلتا ہے کہ اسلام میں زکوٰۃ کی بہت اہمیت اور فضیلت ہے۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں ان لوگوں سے قتال کرنے کو کہا تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”وَاللّٰهُ! لَا قَاتِلَ لِمَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا۔“ [بخاری: ۱۴۰۰]

”واللہ! میں ان لوگوں کے خلاف ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریں گے (یعنی نماز تو پڑھیں مگر زکوٰۃ سے انکار کریں) کیوں کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے زکوٰۃ میں بکری کا وہ بچہ دینے سے انکار کیا جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔“

جو مسلمان صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں ہی سزا دیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مَنَعَ قَوْمٍ زَكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ»

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله، اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم -

”زکوٰۃ“ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک ہے، ارشادِ باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَادْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ [البقرة: ۴۳]

”اور نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ۱۰۳]

”آپ ﷺ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر اس کے ذریعے سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجیے۔“

حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ» [ابوداؤد: ۱۶۶۴]

”اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اس لیے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے۔“

حدیث عبداللہ بن عمر میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ

[الترغيب والترهيب: ۵۴۳/۱، كتاب الصدقات]

”جو قوم زکوٰۃ سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

ایک حدیث میں اس کی وعید یوں آئی ہے۔

«وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَكَوَلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا» [ابن ماجہ: ۴۰۱۹]

”جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ بارانِ رحمت سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش کا نزول نہ ہو۔“

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا وبالِ آخرت میں کیا پڑنے والا ہے؟ اس

سلسلے میں ایک حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُوَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا اَفْرَعُ لَهُ زَبِيَّتَانِ يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقِهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا مَالِكُ اَنَا كُنْتُ لَكَ ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْصِبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخُلُوْنَ بِمَا اَنْتَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ طَبْلٌ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخُلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ۱۸۰]»

[بخاری: ۱۴۰۳]

”جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے جیسے سانپ کے ہوتے ہیں پھر وہ سانپ اس کے دونوں جڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور وہ لوگ یہ گمان نہ کریں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس پر بخل سے کام لیتے ہیں کہ ان کا مال ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے برا ہے، جس مال کے معاملہ

میں انھوں نے بخل کیا ہے، قیامت میں اس کا طوق بنا کر ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔“

اسی طرح جو مسلمان سونے چاندی کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اس سونے چاندی سے آگ کے تختے بنا دیئے جائیں گے پھر اس سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَفْشِرْهُمْ بِعَذَابِ الْيَوْمِ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كُنْتُمْ لَا نَفْسَكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ [التوبة: ۳۴، ۳۵]

”اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی ان سے کہا جائے گا یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا رکھا تھا پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُوَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفْرَانِجٌ مِنْ نَّارٍ فَاحْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ كَمَا بَرَدَتْ اُعِصِدَتْ لَهُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَكْرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ» [مسلم: ۹۸۷]

”ہر وہ شخص جو سونے چاندی کا مالک ہے اور ان کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اسی سونے چاندی سے آگ کے تختے بنا دیئے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی

روندے گا اس وقت تک یہ سلسلہ برابر قائم رہے گا جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔“
قرآن میں جہاں بھی نماز کا ذکر آیا وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہے۔ جیسا کہ

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ [البقرة: ۴۳]

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔“

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں زکوٰۃ کی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے، اور اس کے ترک پر شدید وعید ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔



پشت کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو پھر گرم کیے جائیں گے قیامت کے اس دن میں اس طرح ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا اور وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔“ اعاذنا اللہ منها

اس طرح جو کوئی جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کے لیے بھی

قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَيْتُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَاوَزَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ

النَّاسِ“ [بخاری: ۱۴۶۰]

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا (فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپ نے قسم کھائی ہو (اس تاکید کے بعد فرمایا) کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ، گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو (یعنی زکوٰۃ) تو قیامت کے دن اُس جانور کو لایا جائے گا دنیا سے زیادہ بڑی جسامت میں اور موٹا تازہ کر کے پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گی اور اپنے سینک مارے گی۔ جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئے گا اور اسے اپنے سینک مارے گا اور کھروں سے

ہفت روزہ الاحسن، لاہور کی اشاعت خاص

بیاد

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف ہوجیانی

تاریخ علمائے اہل حدیث میں ایک گراں قدر اضافہ

عنوانات

✽ سوانح ✽ شخصیت ✽ 60 سالہ علمی تگ و تاز ✽ صحافتی و ملی خدمات ✽ سیاسی کردار ✽ منتخب خطوط ✽ نادر تحریریں ✽ منظوم خراج عقیدت

صفحات: 1230 عمدہ جاپانی کاغذ قیمت: -/400 روپے

- ہفت روزہ الاعتصام ۳۱ شیش محل روڈ لاہور
- مکتبہ سلفیہ ۴ شیش محل روڈ لاہور
- کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور
- مکتبہ قدوسیہ، لاہور
- والی کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ اسلامیہ، لاہور فیصل آباد
- کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی
- قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی

ملنے کے پتے

زیارتِ حرمین اور سفر کویت

محمد اسحاق بھٹی

سراجم دے رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ قائم رکھے اور یہ خدمت اسلام میں مشغول رہے۔

ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی کے مکان کی یہ محفل شب کے ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد یہ فقیر اور ڈاکٹر صاحب دونوں رہ گئے۔ انھوں نے اپنی علمی سرگرمیوں کی نشان دہی فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب ماشاء اللہ بہت کام کر رہے ہیں۔ وہ ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور اپنے آپ کو انھوں نے خدمت حدیث کے لیے وقف کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل تو ان شاء اللہ ”گلستانِ حدیث“ میں بیان ہوگی۔ یہاں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ احادیث کا ایک ایسا مجموعہ تیار کر رہے ہیں جو تمام تر صحیح احادیث پر مشتمل ہوگا۔ اس مجموعے کا نام انھوں نے ”الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل“ تجویز فرمایا ہے۔ اس کی نو ضخیم جلدیں مرتب ہو چکی ہیں، جن میں ایمان، علم اور عبادات یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے متعلق تمام کتب احادیث سے چھان بین کر کے صحیح احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ باقی جلدیں مکمل ہونے پر تمام صحیح احادیث کی تعداد بارہ سے پندرہ ہزار تک ہوگی۔ وہ سات سال سے زائد عرصے سے اس اہم کام میں مصروف ہیں، انھیں امید ہے کہ آئندہ پانچ سالوں میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

اس موقع پر قارئین کرام کو چند الفاظ میں ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی صاحب کے ذاتی حالات سے متعلق آگاہ کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح ۱۹۴۳ء میں ہندوستان کے صوبہ یوپی کے ضلع اعظم کے ایک قصبے میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان ہندو مذہب مذہب سے تعلق رکھتا تھا اور یہ لوگ آریہ سماجی تھے۔ ان کے والد بہت

میں ۲۹۔ جولائی کو واپس مکہ مکرمہ پہنچنا چاہتا تھا، لیکن ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی نے فرمایا کہ آج یہیں رہو، کل ۳۰۔ جولائی کو چلے جانا۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی، مدینہ منورہ سے نکلنے کو کس کا جی چاہتا ہے۔ یہ دیار حبیب ہے اور مسلمانوں کے قلب و نظر کا اصلی مرکز.....!

کتابوں کی نشر و اشاعت کے بین الاقوامی ادارے دارالسلام کے مالک و ناظم مولانا عبدالمالک مجاہد بھی ریاض سے تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر اعظمی صاحب نے رات کے کھانے پر چند اور حضرات کو بھی بلا لیا تھا، دیر تک محفل گرم رہی۔

اس موقع پر مجاہد صاحب نے مجھے کہا کہ آپ اس عمر میں تنہا خالص جماعتی اور علمی کام کر رہے ہیں۔ معاون کے طور پر اپنا ایک سیکرٹری رکھ لیں۔ اس کی تنخواہ ہر مہینے میں دیا کروں گا۔

اس پیش کش پر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں اپنے انداز سے کام کرتا ہوں اور میرے کام کا سلسلہ ایک خاص رفتار کے ساتھ چل رہا ہے، اور ان شاء اللہ چلتا رہے گا۔ اب تک میں نے کوئی سیکرٹری یا معاون نہیں رکھا تو آئندہ اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد کر رہا ہے اور ان شاء اللہ کرتا رہے گا۔

دارالسلام اسلامی کتابوں کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا ادارہ ہے۔ اس کا مرکز تو سعودی عرب کا دارالحکومت ریاض ہے، لیکن اس کی شاخیں مختلف ملکوں میں قائم ہیں اور مختلف زبانوں میں اس کی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ میں شخصیات سے متعلق اپنی بعض کتابوں کے متعدد مقامات پر، متعدد مرتبہ اس ادارے اور اس کے ناظم مولانا عبدالمالک مجاہد کا ذکر کر چکا ہوں۔ اس ادارے میں بہت سے اصحاب علم خدمات

بڑے کاروباری تھے اور انھیں برادری میں بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

ڈاکٹر ضیاء الحق نے مدل تک تعلیم اپنے قصبے کے سکول میں حاصل کی۔ اس کے بعد اعظم گڑھ کے شہلی کالج میں داخلہ لیا، جس کے ساتھ ہائی کلاسوں کی تعلیم کا انتظام بھی تھا۔ اس کالج کے ہائی سکول میں ۱۹۵۹ء میں انھوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اب وہ سکول سے فارغ ہو چکے تھے اور کالج میں داخلے کا مرحلہ پیش آنے والا تھا۔ اس اثنا میں کسی شخص نے انھیں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ”دین حق“ کا ہندی ترجمہ پڑھنے کو دیا۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سولہ سال ہوگی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ان کے ذہن و قلب کا معاملہ بالکل بدل گیا، جس کا ذکر وہ جنوری ۱۹۷۸ء کے ماہنامہ ”اردو ڈائجسٹ (لاہور)“ کے ایک انٹرویو میں ”جو گنگا سے زمزم تک“ کے عنوان سے شائع ہوا، ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

”اس کتاب کے مطالعہ نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں اب تک جن مہیب تاریکیوں میں کھویا ہوا تھا، وہ چھٹ رہی ہیں اور پہلی بار روشنی کی کرنیں دکھائی دے رہی ہیں۔ اس احساس نے میرے دل میں اس روشنی سے ہم کنار ہونے کی تڑپ پیدا کر دی۔ میں نے یہ کتاب کئی بار پڑھی اور ہر بار گرمی شوق دو آتشہ ہوتی گئی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اس مصنف کی ہندی میں ترجمہ شدہ تمام کتابیں حاصل کر کے پڑھوں گا۔“

چنانچہ انھوں نے یہ کتابیں پڑھیں اور اس کے نتیجے میں وہ قبول اسلام کی نعمت بے بہا سے سرفراز ہوئے۔ اس کے بعد ان کا کاروان حیات کن کن منزلوں سے گزرا اور کہاں تک پہنچا۔ اس کی تفصیل ان شاء اللہ ”گلستانِ حدیث“ میں بیان کی جائے گی۔

میں گزشتہ سطور میں بتا چکا ہوں کہ ۲۹۔ جولائی کو میں ڈاکٹر اعظمی صاحب کے پاس تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا تھا کہ ۳۰۔ جولائی کو ہم تمہیں مکہ مکرمہ کو روانہ کر دیں گے۔

چنانچہ ۳۰۔ جولائی کی صبح کو مولانا عبید الرحمن سلفی اپنی گاڑی

سے پہلے ڈاکٹر عبدالرحمن فریوائی کو مدینہ ایئرپورٹ پر چھوڑ کر آئے، جن کا پروگرام بذریعہ ہوائی جہاز ریاض جانے کا تھا۔ اس کے بعد وہ ڈاکٹر اعظمی صاحب کے مکان پر میرے پاس تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب کی صحبت میں نہایت آرام سے وقت گزرا تھا اور ان سے مختلف موضوعات پر بہت سی باتیں ہوئی تھیں۔ اب میں نے بادل خواستہ ان سے اجازت لی اور نوبت کے قریب ہم ان کے مکان سے روانہ ہوئے۔ مولانا عبید الرحمن سلفی، ان کے صاحب زادے حافظ محمد ابراہیم اور چوتھے عبدالصبور صاحب، ہم چاروں بذریعہ کارمدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک ہوٹل سے چائے پی۔ راستہ بھر میری نگاہیں ادھر ادھر گھومتی رہیں۔ بار بار خیال آتا تھا کہ میں دیار حبیب کو چھوڑ رہا ہوں۔ آئندہ شاید ادھر آنے اور ان مقامات کو دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ میں زندگی میں آخری مرتبہ ادھر سے گزر رہا ہوں۔ ظہر سے پہلے ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

جہدہ میں بہت مدت سے میرے دوست مختار احمد عثمانی قیام پذیر ہیں جو اصلًا سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ قیام مکہ کے دوران دو تین دفعہ ٹیلی فون پر ان سے بات ہو چکی تھی۔ وہ اپنی گاڑی لے کر میری قیام گاہ پر پہنچے۔ جناب محمد عزیز شمس صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ عبید الرحمن سلفی اور ان کے ساتھی مدینہ منورہ کو چلے گئے اور میں مختار احمد عثمانی صاحب کے ساتھ جہدہ کو روانہ ہو گیا۔ عزیز شمس صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ان کو ہم نے ان کے مکان پر اتارا اور خود عازم جہدہ ہو گئے۔ مکہ سے نکلنے وقت دل پر جو گزری وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اس پاکیزہ ترین سرزمین میں میرا خیال ہے، میرا یہ آخری پھیرا تھا۔

اس سفر میں جہدہ سے مکہ اور مکہ سے جہدہ کے میں نے تین چکر لگائے۔ پہلی مرتبہ جہدہ سے مکہ مکرمہ گیا۔ یہ ایئرپورٹ کا راستہ تھا۔ دوسری مرتبہ ڈاکٹر عبدالرحمن فریوائی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے جدے آیا، یہ میرے خیال میں کوئی اور راستہ تھا۔ یہ بھی دور یہ کھلی سڑک تھی۔ تیسری مرتبہ ۳۰۔ جولائی کو مختار احمد عثمانی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے جدے

کا سفر کیا۔ یہ تیسرا راستہ تھا اور پہلی شہر اہوں کی طرح یہ بھی دورو یہ وسیع شہر اہ تھی۔ مکہ سے روانہ ہوئے تو عثمانی صاحب نے مجھے رابطہ عالم اسلامی کا دفتر دکھایا۔ اس دفتر میں دودن پہلے بھی میں ڈاکٹر عبدالرحمن فریوائی کے ساتھ آیا اور دفتر کے بعض حضرات سے ملا تھا۔ اس سے آگے نکلے تو عثمانی صاحب نے مجھے وہ بلڈنگ دکھائی جس میں غلاف کعبہ تیار کیا جاتا ہے۔ مکہ سے جدہ کو آتے ہوئے یہ بلڈنگ سڑک کے بائیں جانب ہے، جس کے بڑے بڑے دروازوں پر بہت سے لوگ کھڑے اس بلڈنگ کو دیکھ رہے تھے۔

اس سے چند میل آگے بڑھے تو عثمانی صاحب نے بتایا کہ یہ حدیبیہ کا میدان ہے جہاں ذیقعدہ ۶ ہجری میں نبی ﷺ اور قریش کے درمیان بعض شرائط کے ساتھ صلح ہوئی تھی۔ اسلامی تاریخ میں اسے صلح حدیبیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ خشک پہاڑی راستہ ہے۔ جہاں پہاڑ نہیں، وہاں ریت ہی ریت دکھائی دیتی ہے۔ یہ جگہ دیکھ کر ذہن چودہ سو برس پیچھے چلا گیا اور وہ منظر عالم تصور میں آ گیا جب نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کا مقدس قافلہ انیس دن یہاں مقیم رہا تھا۔

اس سے آگے سڑک کے دائیں طرف اونٹ، اونٹیاں اور ان کے بچے کھڑے تھے اور ساتھ ہی کچھ رقبے میں پھیلے ہوئے خیمے نصب تھے۔ یہ اونٹ سوڈانی باشندوں کے تھے۔ ایک شخص اونٹیوں کا دودھ دودھ کر برتنوں میں ڈال رہا تھا۔ وہیں چھوٹے سے درخت کے نیچے ایک عرب بیٹھا تھا، جس کی کار وہاں کھڑی تھی۔ ہم بھی اس ریتلے مقام پر اپنی گاڑی لے آئے۔ ہمیں دیکھ کر اونٹیوں کا سیاہ فام سوڈانی مالک آیا اور تازہ دودھ لایا۔ ہم نے اونٹی کے دودھ کا ایک ایک پیالہ پیا۔ مختار عثمانی نے گھر لانے کے لیے بھی اس سے دودھ لیا۔

تھوڑا سا آگے آئے تو عثمانی صاحب نے پھر گاڑی روکی اور ایک پرانا کنواں دکھایا جو ترکوں کی حکومت کے زمانے کی یادگار ہے۔ کنواں خشک ہو چکا ہے لیکن اس سے پانی نکالنے کے آثار، پرانا حوض، ٹوٹنیاں اور غسل خانہ وغیرہ موجود ہیں۔ اور یہ سب چیزیں خستہ حالت میں ہیں اور ان کی حیثیت آثارِ قدیمہ کی ہے۔

اس کے سامنے سڑک کے بائیں جانب نئی مسجد ہے، جس کے

ساتھ چھوٹی سی پرانی مسجد بھی ہے جو ترکوں کی تعمیر کردہ ہے اور اب منہدم ہو چکی ہے۔ لیکن اس کا ملبہ یعنی اینٹیں اور پرانے زمانے کے شہتیر اور کڑیاں وغیرہ سامان موجود ہے۔ یہاں کچھ آبادی بھی ہے اور رہائشی مکانات بھی ہیں۔ یہ علاقہ ہم نے چند منٹ گھوم پھر کر دیکھا۔ کچھ سیاح قسم کے لوگ بھی وہاں گھوم رہے تھے۔

اس سے تھوڑی دور آگے آئے تو سڑک کے بائیں جانب گاڑی روک کر مختار عثمانی نے بتایا کہ یہ لوہے کی فیکٹری ہے جو نواز شریف نے جلا وطنی کے بعد یہاں بنائی۔ وہاں کئی کاریں کھڑی تھیں اور ٹرک بھی کھڑے تھے۔ عثمانی صاحب نے بتایا کہ اس فیکٹری میں بہت سے پاکستانی کام کرتے ہیں جو جدہ میں مقیم ہیں۔ عثمانی صاحب نے اس میں کام کرنے والے بعض پاکستانیوں کے نام بھی بتائے۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکستان آئیں تو لاہور آ کر مجھے ضرور ملتے ہیں۔ یہ فیکٹری خاصے وسیع علاقے پر محیط ہے۔ اس فیکٹری کا وہی نام ہے جو ان کی لاہور والی فیکٹری کا ہے یعنی اتفاق فیکٹری۔

اس نواح میں ہم نے عربوں کی بیٹھریں اور کمریاں بھی دیکھیں، جن کا وہ لوگ دودھ دودھ رہے تھے اور دودھ لینے والے وہاں کھڑے تھے۔ یہ پرانے زمانے کا خالص عرب کلچر ہے جسے آج پہلی مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا، اور شاید یہ آخری مرتبہ بھی ہے۔

جدہ میں داخل ہونے کے بعد ایک مسجد میں ہم نے مغرب کی نماز پڑھی۔ مسجد کے ساتھ لائبریری ہے۔ یہ سب لوگ مختار احمد عثمانی کے تعلق والے تھے جن کا رویہ ان کے ساتھ بے حد احترام کا تھا۔ عثمانی صاحب نے اپنے ان دوستوں سے میرا تعارف کرایا۔ پتا چلا کہ ان میں سے بعض حضرات غائبانہ طور پر مجھے جانتے ہیں۔

عثمانی صاحب نے جدہ میں خالد چودھری صاحب کو میری آمد کی اطلاع دے دی تھی، اور انھوں نے عثمانی صاحب سے کہا تھا کہ رات کا کھانا ان کے ہاں کھایا جائے گا۔ اب ہم عثمانی صاحب کے گھر پہنچے اور کچھ دیر آرام کیا۔ پھر عشا کی نماز ان کے گھر کے قریب کی مسجد میں پڑھی۔

دس بجے کے قریب ہم چودھری خالد صاحب کے مکان پر پہنچے۔ چودھری صاحب کا تعلق فیصل آباد سے ہے اور وہ ایک خوش خصال خاندان کے خوش خصال رکن ہیں۔ طویل مدت سے جدہ میں مقیم ہیں اور نہایت اچھی شہرت کے مالک۔ ان کے بھائی طارق چودھری کسی زمانے میں سینٹ کے ممبر تھے اور حق گوئی میں انھیں امتیازی مقام حاصل تھا۔

پاکستان کے مشہور کالم نگار جناب ہارون الرشید کا شمار چودھری صاحب مدوح کے قریبی عزیزوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان کی معروف شخصیت اور دارالعلوم اوڈاں والا اور ماموں کا بچن (ضلع فیصل آباد) کے بانی صوفی عبداللہ مرحوم و مغفور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ خالد چودھری ان کے عقیدت مندوں میں سے ہیں اور اس فقیر کی کتاب ”تذکرہ صوفی محمد عبداللہ مرحوم“ انہی کی کوششوں سے معرض تصنیف میں آئی اور اس پر بہ صورت تبصرہ سب سے پہلے (روزنامہ ”ایکسپریس“ میں) ہارون الرشید صاحب نے کالم لکھا۔

خالد چودھری صاحب نے ۳۰۔ جون کی شب کو میرے ”اعزاز“ میں جو کھانا دیا، اس میں انھوں نے اپنے حلقہ احباب کے دس بارہ افراد کو بلایا تھا۔ اس محفل میں میرے دیرینہ دوست (گورنمنٹ کالج لاہور) کے پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ میں انھیں دیکھ کر حیران ہوا اور وہ (مجھے نہیں) میری بڑھی ہوئی سفید داڑھی کو دیکھ کر متعجب ہوئے۔ اگر انھیں پہلے سے میری وہاں آمد کا علم نہ ہوتا تو وہ مجھے پہچان نہ سکتے، کیوں کہ میں نے داڑھی کی صورت میں سفید لمبی سلیمانی ٹوپی چہرے پر پھیلارکھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ انگلستان اپنے بیٹے کے پاس جا رہے ہیں اور ان کے ایک بیٹے جدہ میں اقامت گزریں ہیں، ان سے ملاقات کے لیے یہاں آئے ہیں۔ وہیں میرے ایک دوست اور ڈاکٹر صاحب کے شاگرد پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر صاحب کا مصر سے ٹیلی فون آیا جو پنجاب یونیورسٹی اور ٹینٹل کالج (لاہور) میں پڑھاتے ہیں اور آج کل مہمان پروفیسر کی حیثیت سے جامعہ ازہر (مصر) میں فریضہ تدریس انجام دے رہے ہیں۔

یہاں تمام دوستوں سے مختلف موضوعات پر باتیں ہوئیں۔ میں چوں کہ سماعت کے معاملے میں کچھ عرصے سے ”محتاط“ ہو گیا ہوں یا یوں کہیے کہ قرآن کے الفاظ میں کسی حد تک ﴿وَلَهْ— اذان لا یسمعون بھا﴾ والا معاملہ درپیش ہے، اس لیے بسا اوقات کوشش کرتا ہوں کہ دوسرے شخص کو بات کرنے کی زحمت کم سے کم دی جائے اور یہ فریضہ خود ہی ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح دوسرے کا کام انجام دینے سے ممکن ہے حقوق العباد کی تکمیل ہوتی ہو اور یہ ذریعہ ثواب ہو۔

خالد چودھری صاحب کی منعقد کردہ اس محفل طعام میں لطائف کا سلسلہ بھی جاری رہا اور لے دے کر ہمارے پاس چند لطائف ہی ہیں جنھیں ہم ”فنون لطیفہ“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسے ہماری زندگی سے نکال دیا جائے تو گفتگو کے میدان میں چند قدم چلنا بھی ہمارے لیے مشکل ہو جائے۔ یہ ہمیں معلوم نہیں کہ حاضرین مجلس نے ہماری باتوں سے کیا اثر لیا۔ لیکن ہم نے اس کی پروا کیے بغیر سلسلہ کلام جاری رکھا۔ کھانے اور گفتگو کی یہ مشترکہ مجلس رات کے سوا بارہ بجے اختتام کو پہنچی۔ جب میں چودھری صاحب اور دوسرے حضرات سے رخصت کی اجازت لے رہا تھا، اس وقت اس خیال سے میرا دل بھر آیا کہ یہاں حاضری کا یہ آخری موقع ہے۔ اس کے بعد بہ ظاہر یہاں آنے کا امکان نہیں۔ نہ یہ حضرات کہیں ملیں گے اور نہ ان سے کبھی کوئی بات ہوگی۔

اس سے آٹھ سال قبل بھی جب میں فروری ۲۰۰۰ء میں حج کے لیے آیا تھا، چودھری خالد صاحب نے مجھے جدہ آنے کی دعوت دی تھی اور میرے یہی عزیز دوست مختار احمد عثمانی مکہ مکرمہ سے مجھے جدہ لائے تھے۔ اس محفل کا مقام انعقاد جدہ کا مہران ہوٹل تھا، جس میں پچاس ساٹھ حضرات نے شرکت کی تھی۔ جدہ کے اردو اخبار نویس بھی اس محفل میں موجود تھے۔ وہ محفل بھی تقریباً بارہ بجے تک جاری رہی تھی۔ مختار عثمانی نے بتایا کہ اس وقت بھی وہ مجھے اسی گاڑی سے جدہ لائے اور اسی گاڑی سے مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے تھے۔ یعنی میرے لیے اس

بھی ٹیلی فون کیا۔ افرادِ خانہ سے بات کی اور انھیں کویت کے لیے روانگی کے متعلق بتایا۔

کویت سے عارف جاوید صاحب نے عثمانی صاحب کے موبائل پر مجھے کہا کہ یہاں کے دوست آپ کی ”زیارت“ کے لیے بے تاب ہیں۔

جدہ سے جہاز نے پانچ بجے کویت کے لیے پرواز کی۔ اب ایک طرف مجھے ارضِ جاز چھوڑنے کا افسوس ہو رہا تھا تو دوسری طرف کویت جا کر وہاں کے دوستوں سے ملاقات کی تمنا دل میں مچل رہی تھی۔ ان دوستوں میں سے بعض حضرات سے میرے پہلے سے مراسم قائم ہیں اور اکثر وہ ہیں جن سے آج پہلی دفعہ ملاقات ہوگی۔ پہلی ملاقات والوں میں ہندوستانیوں کے علاوہ بہت سے پاکستانی بھی ہیں۔

[جاری ہے]



اعتبار سے ان کی یہ تاریخی گاڑی ہے۔ چودھری صاحب اور عثمانی صاحب کا میں بے حد شکرگزار ہوں کہ انھوں نے مجھے یاد رکھا اور اپنے لائق احترام دوستوں سے ملاقات کا موقع فراہم کیا۔

چودھری صاحب کے دولت کدہ سے میں مختار عثمانی کے ساتھ ان کے گھر آیا اور رات وہیں رہا۔

یکم جولائی کو ناشتہ مختار عثمانی کے ساتھ کیا۔ دوپہر کا کھانا بھی وہیں کھایا۔ آج میری جدہ سے کویت کو روانگی کی تاریخ ہے۔

دوبجے کے قریب ہم عثمانی صاحب کے گھر سے ایئرپورٹ کو روانہ ہوئے۔ عثمانی صاحب کے صاحب زادے عزیز القدر عمر مختار عثمانی بھی ساتھ تھے۔ انھوں نے کویت عارف جاوید صاحب سے رابطہ قائم رکھا۔ ادھر مکہ مکرمہ میں عزیز شمس صاحب سے بھی سلسلہ کلام جاری رہا۔ عارف جاوید صاحب اور عزیز شمس صاحب میرے بارے میں عثمانی صاحب سے مسلسل پوچھتے رہے۔ میں نے اپنے گھر لاہور

ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور

نرخ نامہ اشتہارات فی اشاعت

④..... نصف صفحہ نیوز 750 روپے

⑤..... چوتھائی صفحہ نیوز 400 روپے

⑥..... عام چھوٹے اشتہارات 300 روپے

①..... آخری صفحہ ٹائٹل 2400 روپے

②..... اندرون صفحہ ٹائٹل 1800 روپے

③..... فل صفحہ نیوز 1400 روپے

✽..... ”الاعتصام“ میں اشتہار لگوائیں اور اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ ✽..... اشتہار خوش خط، مختصر اور معاوضہ ہمراہ ارسال کریں۔

✽..... مسلسل اشاعت (کم از کم 6 ماہ) 20 فی صد خصوصی رعایت۔ ✽..... ”الاعتصام“ سے تعاون آپ کا اخلاقی فریضہ ہے۔

رابطہ کے لیے: دفتر ہفت روزہ الاعتصام 3 شیش محل روڈ، لاہور، فون: ۰۴۲-۷۳۵۴۲۰۶

دو اساتذہ کرام کی ضرورت ہے

الشریعہ کالج فار گرلز کلکیۃ الشریعہ للبنات کو ایک ماہر، مشاق قاریہ کی ضرورت ہے۔ نیز ایک درس نظامی کلاس پڑھانے کی مہارت والی استادہ کی ضرورت ہے۔

[حاجی عبدالخالق، ناظم الشریعہ کالج فار گرلز، بھائی پھیرو (قصور)]

درخواست دعائے صحت

محترمہ ام ہانی فاطمہ (جہیں) زوجہ محمد ابراہیم خلیل منصور پوری (ناظمہ مکتب علم و تربیت شعبہ خواتین کوٹ رادھا کشن) کچھ عرصہ قبل ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے علییل ہو گئیں تھیں۔ احباب و تخلصین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

[منزہ ابراہیم بنت محمد ابراہیم منصور پوری کوٹ رادھا کشن]

رمضان المبارک رحمت و غفران کا مہینا

۲ ہجری میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور بتایا گیا کہ روزہ ان فرائض میں سے ہے، جس کا ذکر تمام ادیان ساوی نے کیا کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک، خور و نوش، وظیفہ زوجیت، اور دیگر منکرات سے کنارہ کش رہو، تاکہ تم میں یہ صلاحیت پیدا ہو سکے کہ تم معبودانِ باطلہ کی نفی کر سکو اور فیضانِ انوارِ الہی سے اپنی جھولیاں بھر سکو۔ کیوں کہ اس ماہ میں رحمت خداوندی کی وسعت کا اندازہ جن والنس تو درکنار نفوسِ قدسیہ کے فہم و شعور سے بھی بالاتر ہے۔ اس ماہ میں دوزخ کے دروازوں کا بند ہونا، جنت کے دروازوں کا کھلا رہنا، جملہ شیاطین کا مقید ہونا، جھجور، دودھ، یا پانی روزہ افطار کرانے کا ثواب روزہ دار کے برابر ہونا، روزہ دار کے منہ کی خوشبو کا کستوری کی مہک سے بڑھ کر ہونا، متلاشیِ خیر کے لیے آگے بڑھنے اور متلاشیِ شر کے لیے شر سے باز رہنے کی ندا کی آنا، اس ماہ کو شہرِ الصبر قرار دے کر، اس کے بدلے جنت کی خوشخبری دینا، قیامِ رمضان المبارک (گیارہ رکعت مع الوتر) کو مغفرۃ الذنوب قرار دینا، سحری کھانے میں برکت کا نزول ہونا، اس ماہ میں خیر و برکت سے معمور ایک رات کا ہونا، اور اس رات کو ایک ہزار مہینے (۴ ماہ ۸۳ سال) سے بہتر بتانا اور اس رات کو پانے والے خوش نصیب کو مغفرتِ تامہ کا حق دار ٹھہرانا اور اس ماہ میں قرآن مجید کا نزول ہونا بھی ربِّ قدوس کی وسعتِ رحمت کی نشان دہی کرتا ہے۔

اے لوگو! جنگ و جدال، فحش کلامی، یا وہ گوئی، ہرزہ سرائی، غیبت، چغلی، ظلم و زیادتی اور دیگر خلافِ شرع حرکات کے مرتکب ہو کر اپنے روزوں کو ضائع نہ کرو، بلکہ ان تمام چیزوں سے پرہیز کر کے یادِ الہی میں مشغول رہو، بالخصوص آخری عشرہ رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھ کر کامل یکسوئی کے ساتھ اس احکم الحاکمین سے مناجات کر کے تلافیِ مافات کرو۔ اگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کوئی کوتاہی ہو جائے تو ایک صاع (۱۲، ۱۱، ۲ سیر) گندم (فی کس) یا اس کے مساوی رقم غرباء، یتامی، مساکین کو دے کر طہرۃ للصیام من اللغو والرفث و طعمۃ للمساکین کی بجا آوری کرو اور رمضان المبارک کی مخصوص راتوں میں یہ دعا کرو:

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني

”اے اللہ کریم! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما دے“ تاکہ اللہ کریم جملہ صغائر و کبائر سے درگزر فرمائے۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ اپنی مخصوص راتوں کی مخصوص دعاؤں میں راقم کو بھی شامل رکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً

[عبدالرحمن عزیز: الہ آبادی]

علامہ خلیل بن محمد عرب رحمہ اللہ

۱۳۰۴ھ ۱۲۸۶ھ

۱۸۸۶ء ۱۹۶۶ء

عبدالرشید عراقی

کی تدریس کے سلسلہ میں لکھنؤ میں بندوبست ہوا تو وہ بھی لکھنؤ آ گئے۔ اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فاضل اساتذہ سے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور یہاں سے باقاعدہ سند لی۔ اس وقت مولانا سید امیر علی لکھنؤی آبادی (صاحب تفسیر مواہب الرحمن و تصانیف کثیرہ) دارالعلوم کے ایک ممتاز استاد، محدث اور مہتمم تھے۔ شیخ خلیل ان کے تلامذہ خاص کے حلقہ میں اس طرح شریک ہوئے اور ان سے ایسا اختصاص پیدا کیا جیسا قدیم زمانہ میں خاص طلباء کو خاص اساتذہ سے حاصل ہوا کرتا تھا۔ مولانا سید امیر علی محدث کامل فن رجال کے بڑے وسیع النظر عالم اور بڑے بلند ہمت و جفاکش مصنف تھے۔ شیخ خلیل کو ان سے ایسی خصوصیت اور قرب حاصل ہوا کہ مولانا نے ان کو مستقل اپنی فرزندگی میں لے کر اپنی صاحبزادی سے عقد کر دیا تھا۔ غالباً کچھ عرصہ شیخ خلیل عرب صاحب نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تدریس کی خدمت بھی انجام دی۔ ان کے پاس صرف ندوہ کی سند تھی۔

[پرانے چراغ، ج: ۱، ص: ۲۱۲]

درس و تدریس:

فراغتِ تعلیم کے بعد مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تدریس پر مامور ہوئے۔ طلباء نے آپ سے بہت استفادہ کیا۔ طلباء آپ کے طریقہ تدریس سے بہت خوش تھے۔ بقول صاحبِ نزہۃ الخواطر طلباء اور شیخین آپ کی تدریس سے مطمئن تھے اور انھوں نے متعدد مواقع پر آپ کے علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں کچھ عرصہ

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی (م ۱۹۲۳ء) فرماتے ہیں:

الشیخ الفاضل خلیل بن محمد بن حسین بن محسن السبعی الانصاری الیمانی ثم المالوی احد الاذکیاء - [نزہۃ الخواطر: ۱۳۱/۸]
”محترم فاضل خلیل بن محمد بن حسین بن محسن سبعی انصاری یمانی ثم مالوی بہت زیادہ ذہین آدمیوں میں سے ہیں۔“

ولادت و تعلیم:

علامہ خلیل بن محمد عرب ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کی نشو و نما ہوئی۔ تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی تعلیم کی ابتداء اپنے والد محترم علامہ محمد بن حسین سے کی، اور ان سے کافی استفادہ کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں (جہاں ان کے والد محترم علامہ محمد بن حسین، ادب عربی کے استاد تھے اور بعد میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے) داخل ہوئے، اور سند فراغت حاصل کی۔ حدیث کی تحصیل مولانا سید امیر علی حسینی لکھنؤی (م ۱۲۳۷ھ) سے کی اور ایک

مدت تک ان کی خدمت میں رہے۔ [نزہۃ الخواطر: ۱۳۱/۸]

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م ۱۹۹۹ء) لکھتے ہیں کہ مولانا خلیل عرب نے ابتدائی تعلیم علمائے بھوپال اور اپنے والد سے پائی۔ ان کے والد ماجد شیخ محمد رحمہ اللہ کا قیام دارالعلوم ندوۃ العلماء

تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد شیخ خلیل عرب ڈھاکہ منتقل ہو گئے اور ڈھاکہ میں آپ نے ایک مدت تک تدریس فرمائی۔ ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء میں لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے لیکچرر مقرر ہوئے اور دس برس تک آپ لکھنؤ یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م ۱۹۹۹ء)، تراجم علمائے حدیث ہند مصنف مولانا ابوبکی امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۶ء) میں لکھتے ہیں کہ شیخ خلیل عرب، مولانا محمد عرب صاحب سابق ادیب دارالعلوم ندوۃ العلماء کے بیٹے اور امام عصر شیخ الاسلام حسین بن محسن انصاری یمانی کے نامور پوتے ہیں۔ بھوپال میں ولادت ہوئی، والد سے تعلیم شروع کی دادا نے قاضی محمد صاحب مچھلی شہری کے سپرد کیا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد حدیث کی تعلیم شروع کی۔ لکھنؤ آ کر مولانا سید امیر علی صاحب سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء سے حدیث کی کتابیں اور والد سے ادب کی کتابیں پڑھیں اور تھوڑے ہی دنوں میں اپنی ذہانت علمی و ذکاوت طبع اور خصوصیات موروثی سے ملکہ تام پیدا کر لیا۔ اور تدریس و تعلیم کے اہل ہو گئے، اور عرصہ تک مدرسہ حالیہ کلکتہ اور ڈھاکہ میں پڑھاتے رہے، اور جہاں رہے علمی و دینی فائدہ پہنچاتے رہے۔ ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء میں آپ لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے لیکچرر ہوئے اور دس سال سے زیادہ نہایت نیک نامی عزت اور فیض رسانی کے ساتھ اس عہدہ پر رہ کر صحت کی خرابی کی وجہ سے استعفیٰ دیا۔ [تراجم علمائے حدیث ہند، ص: ۵۶۲، مطبوعہ جدید برقی پریس دہلی ۱۹۳۸ء]

طریقہ تدریس:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار علامہ خلیل عرب کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ ان کے طریقہ تدریس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

اپنے ذوق نظر کو اپنے طلباء تک منتقل کر دینے اور ان کے رگ وریشہ میں اتار دینے کی عجیب و غریب قابلیت زیر درس کتاب میں جان ڈال دینے، فن کا صحیح ذوق پیدا کر دینے اور مصنف کا ہم زبان اور ہم مذاق بنا دینے کی ان میں وہ بے نظیر قدرت تھی جو ہزاروں میں سے

کہیں کسی ایک استاد اور ماہر فن میں ہوتی ہے۔ یہ قابلیت کسی نہیں بلکہ وہی ہے۔

عربی زبان و ادب کا ذوق سلیم صحیح اور پھر اس ذوق کے منتقل کرنے کی وہ قابلیت جو عرب صاحب میں دیکھی وہ صرف نہ ہندوستان (جو صدیوں سے عربی کے مذاق سلیم سے نا آشنا اور صحیح طریقہ تعلیم سے محروم ہے) بلکہ ممالک عربیہ کے اعلیٰ علمی و عربی طریقوں میں بھی شاذ و نادر ہی شاید پائی جائے۔ [کاروان زندگی، ج: ۱، ص: ۹۰، ۹۱]

مسلك:

علامہ شیخ خلیل عرب کے دادا مرحوم عام علمائے یمن کی طرح مسلک شافعی تھے۔ لیکن عرب صاحب نے اپنے اساتذہ و شیوخ کے اثر سے اہل حدیث کے مسلک کو اختیار کر لیا تھا اور وہ عامل بالجذبیث تھے۔ [پرانے چراغ، ج: ۱، ص: ۲۲۴]

اخلاق و عادات:

شیخ خلیل عرب بہت زیادہ ذہین تھے۔ ذہن روشن تھا، فکر نقاد، حالات کے حقائق جاننے کے بڑے عادی، اپنے اچھے ذوق کے مالک تھے۔ برائیوں سے ان کا نفس منکر تھا۔ اخلاق کے شریف، علوم بلاغت اور لغت عربیہ کے آداب کے پختہ تھے۔ شعر و ادب میں آپ کی طبیعت ماہر تھی۔ اچھے اور برے کے درمیان فوراً پہچان رکھنے والے تھے۔ [نزہۃ الخواطر: ۱۳۲/۸]

آپ کی ذات اخلاص کا مجسمہ، اخلاق کا نمونہ، اشعار ادب کا دیوان محاورات و نودر و امثال کا منبع، آپ کا دولت خانہ طلبائے عربی کا مدرسہ اور اقامت گاہ دونوں کا کام دیتا تھا۔

[تراجم علمائے حدیث ہند، ص: ۵۶۲]

عرب صاحب بہت زیادہ مہمان نواز، فیاض اور ملنسار تھے۔ بقول مولانا علی میاں مرحوم فیاضی، مہمان نوازی، کھانا کھلانے کا ذوق ان کا فطری، اور انھیں ورثہ میں ملا تھا۔ [پرانے چراغ، ج: ۱، ص: ۲۲۳]

دین اسلام کی تبلیغ:

علامہ خلیل عرب بہت بڑے عالم جلیل، مدرس، خطیب تھے۔ اور

مبلغ بھی تھے۔ تمام عمر درس و تدریس کے ساتھ وعظ و تبلیغ بھی کرتے رہے۔ ان کے وعظ میں بہت زیادہ تاثیر تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے وعظ اور تبلیغ سے بے شمار غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

عرب کا فطری ذوق غیر مسلموں میں تبلیغ کا تھا۔ ساری عمر وہ اسی دھن میں رہے۔ جب تک لکھنؤ میں تھے کسی نہ کسی بہانہ اور عنوان سے وہ اپنے یونیورسٹی کے رفقاء اور اساتذہ و طلباء میں اسلام کا تعارف اور سیرت نبوی پیش کرنے سے نہ چوکتے۔ پس ماندہ اقوام اور اچھوتوں میں وہ مساوات کی اسلامی تعلیم کے مظاہرہ کے بڑے مشتاق رہتے تھے۔ ان کے ساتھ زیادہ کھانے پینے سے نہ صرف یہ کہ خود پرہیز کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی ہمیشہ ترغیب دیتے رہتے۔

[پرانے چراغ، ج: ۱، ص: ۲۲۲]

لکھنؤ یونیورسٹی سے استعفیٰ:

علامہ خلیل عرب ۲۳۔ نومبر ۱۹۲۳ء کو لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے وابستہ ہوئے اور اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مسلسل علالت کی وجہ سے مستعفی ہو گئے۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے سبک دوش ہونے کے بعد اپنے وطن بھوپال چلے گئے اور وہاں کتاب و سنت کی تبلیغ و تدریس میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

پاکستان آمد:

تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

علمائے اہل حدیث سے تعلقات:

عرب صاحب کو علمائے اہل حدیث سے بہت زیادہ اُنس اور محبت تھی، اور علمائے کرام کے بہت زیادہ قدردان تھے۔ علمائے اہل حدیث میں مولانا سید داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا حافظ عبداللہ

روپڑی، مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہم اللہ اجمعین کے علم و فضل کے معترف تھے۔ سن ۱۹۴۹ء میں مغربی پاکستان جمعیۃ اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس گوجراں والا میں آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آپ کا صدارتی خطبہ بڑا جامع، علمی و تحقیقی تھا۔

وفات:

علامہ خلیل عرب نے ۳۱۔ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعہ کراچی میں وفات پائی۔

انا لله وانا الیہ راجعون .



رشتہ کے خواہش مند

مسلک اہل حدیث سے وابستہ لڑکے و لڑکیوں کے رشتہ ہر برادری والے رابطہ کریں۔ نیز دوسری شادی کے خواہش مند بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ [حافظ عبدالمنان خطیب جامع مسجد مکرم اہل حدیث، رحمت کالونی نمبر ۲، شہزاد پارک شیخوپورہ]

ضرورت رشتہ

ہمارے پاس عالمہ، فاضل عربی (بی اے، بی ایڈ) اے۔ ٹی، ٹی سی کورسز کی سند یافتہ ۲۵ سالہ آرائیں فیملی کی خوب صورت دوشیزہ اور سید کاظمی فیملی کا خوب رو ۲۵ سالہ ایم، بی، اے پاس پرائیویٹ سروس ماہانہ آمدنی اٹھارہ ہزار روپیہ تقریباً کے لیے ہم پلہ رشتہ مطلوب ہے۔ دیگر برادریوں کے رشتہ بھی موجود ہیں۔ خواہش مند والدین صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے یا مغرب تا عشاء رابطہ کریں۔

[حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی، کوٹ رادھا کشن قصور

فون: 0301-4481583]

فہرست کتب

- جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ ۱۹۷۷ء
 ۲۹۷ء۳۱ مولانا محمد محی الدین
 م ۲۵۲۵ آسان اصول فقہ، ص: ۸۸، قدیمی کتب خانہ آرام باغ
 کراچی۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۱ محمد مالا باری
 م ۲۸۱ ف فقہ اسلامی میں اجماع، ص: ۱۷۰، شعاع پبلی کیشنز، ناظم
 آباد کراچی ۱۹۸۵ء
 ۲۹۷ء۳۱ مولانا حکیم نجم الغنی خان
 ن ۳۴ م مزیل الفواشی شرح اردو اصول الشاشی ۴۸۶، فاروقی
 کتب خانہ ملتان ۱۹۸۰ء
 ۲۹۷ء۳۱ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ
 و ۸۶ س مسلک مروارید عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید،
 ص: ۹۴، مطبع مجتہبی دہلی ۱۳۴۴ھ
 ۲۹۷ء۳۲ قرآن اور احادیث کے نورانی احکام، ص: ۳۲، فروغ
 اسلام فاؤنڈیشن آدم جی سٹریٹ راولپنڈی ۱۹۶۸ء
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا محمد ابراہیم کیرپوری
 (۱۹۹ق) قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ،
 ص: ۳۲، مکتبہ السنۃ الدار السلفیہ سولجر بازار کراچی ۱۴۱۴ھ
 ۲۹۷ء۳۲ ابن تیمیہ رحمہ اللہ، مترجم: عبدالرحمن عزیز
 (۱۳۳) اتباع الرسول بصریح المعقول، ص: ۴۸، جامعہ اشاعت
 العلوم الحمدیہ ساہیوال ۱۹۹۰ء
 ۲۹۷ء۳۲ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، مترجم: غلام احمد حریری
 (۱۳۳) ائمہ سلف اور اتباع سنت، ص: ۱۳۱، طارق اکیڈمی لمیٹڈ
 فیصل آباد ۱۹۸۰ء
 ۲۹۷ء۳۲ محمد اقبال کیلانی
 (۶۰) اتباع سنت کے مسائل، ص: ۱۲۸، حدیث پبلی کیشنز شیش
 محل روڈ لاہور۔ س، ن

- ۲۹۷ء۳۱ کمال فاروقی
 ک ۷۷ اجماع اور باب اجتہاد، ص: ۴۴، مرکزی ادارہ تحقیقات
 اسلامی کراچی ۱۳۸۵ء
 ۲۹۷ء۳۱ امام عبید اللہ بن حسین الکرض، مترجم: عبدالرحیم اشرف
 بلوچ
 ک ۳۸۲ اصول الکرض، ص: ۲۹، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد
 ۱۴۱۲ھ ۱۹۸۲ء
 ۲۹۷ء۳۱ مولانا عبدالسلام ندوی
 ع ۳۴ ق القضاء فی الاسلام، ص: ۹۲، بلوچستان بک ڈپو مسجد روڈ
 کوئٹہ ۱۹۸۷ء
 ۲۹۷ء۳۱ مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب
 ع ۶۳ ف فقہ میں اجماع کا مقام، ۶۴، ادارہ المعارف کراچی نمبر ۱۴
 ۱۹۷۹ء
 ۲۹۷ء۳۱ قاضی علامہ محمد اکرم
 ع ۶۸ ا اصول فقہ الحمدیہ اسلام، ص: ۱۸۴، جامعہ القرآن
 والسنت راوی روڈ لاہور۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۱ ڈاکٹر مظہر بقاء
 م ۶۵۵ ا اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ، ص: ۵۱۸، ادارہ تحقیقات
 اسلامی ۱۹۷۳ء
 ۲۹۷ء۳۱ مولانا مجیب اللہ ندوی
 م ۲۳ ا اجتہاد اور تبدیلی احکام، ص: ۲۱۵، مرکز تحقیق دیال سنگھ
 لاہور۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۱ مجیب اللہ ندوی
 م ۲۳ ف فقہ اسلامی اور دور جدید کے مسائل، ص: ۲۰۸، مکتبہ

۱۹۸۵ء
 ۲۹۷ء۳۲ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: قاری سیف اللہ ساجد
 ب۱۸۲ ص صفات المؤمنین مع رسائل فی الطہارۃ والصلاۃ، ص: ۸۸، ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر ۲۰۰۱ء
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا عبد السلام بستی
 ب۱۵۲ ص اسلامی تعلیم، حصہ: ۳، ۴، ۶، ۹، ۱۱، کتب خانہ سعودیہ اردو بازار دہلی۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا عبد السلام بستی
 ب۱۵۲ ص اسلامی صورت، ص: ۱۱۴، کتب خانہ سعودیہ چاندنی چوک دہلی ۱۳۵۴ھ
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا عبد السلام بستی (مجموعہ ۹ کتب)
 ب۱۵۲ ص (۱) اسلامی صورت
 (۲) ارسال الیہدین بعد الرکوع، حافظ عبد اللہ امرتسری روپڑی
 (۳) تحقیق شرطیۃ المساجد فی مسئلۃ الاعتکاف للعواق، ابوالقاسم عبد الرحمن الواصل
 (۴) الدلیل التام علی ان سنیۃ المصلی الوضع کما قام بجواب رسالہ ارسال الیہدین، ابی محمد پیر بدیع الدین شاہ
 (۵) میزان المعجزات لاوازن المعجزات، عنایت اللہ
 (۶) نعم الوکیل کتاب العنایۃ الی جناب العنایۃ، سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری
 (۷) احکام القطبۃ لاحکام الخطبۃ، عنایت اللہ اثری
 (۸) وعاء الثبوت لدعاء القنوت، عنایت اللہ اثری
 (۹) نماز نبوی، عنایت اللہ اثری
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا عبد السلام بستی
 ب۱۵۲ ص اسلامی تعلیم مکمل، ص: ۱۳۶۰، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور اکتوبر ۱۹۸۹ء

۲۹۷ء۳۲ ڈاکٹر رانا محمد اسحاق
 (۳۷۸) اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۲۴۰، ادارہ اشاعت اسلام لاہور
 اپریل ۲۰۰۰ء
 ۲۹۷ء۳۲ عبد الغفور اثری
 (۱۹۹) اسلام علیکم، ص: ۱۵۲، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان لاہور مئی ۱۹۹۸ء
 ۲۹۷ء۳۲
 (۸۷۸) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے اسلامی کتاب، حصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ۱۹۶۶ء
 ۲۹۷ء۳۲ محمد اقبال کیلانی
 (۳۱) طہارت کے مسائل، ص: ۸۸، حدیث پبلی کیشنز گوجرانوالہ پاکستان ۱۹۸۷ء
 ۲۹۷ء۳۲ حکیم محمد اسرار بیل سلفی
 (۳۸۹) التحدۃ الحسنی فی سنیۃ المصافحۃ بالید الیمنی، ص: ۶۲، ادارہ احیاء الاسلام ہریانہ انڈیا ۱۹۸۷ء
 ۲۹۷ء۳۲ ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر، مترجم: ابوالمکترم سلفی
 (۴۶۷) تین اہم دینی مسائل (عقیقہ، قربانی، داڑھی)، ص: ۷۲، الدار العلمیہ موری گیٹ دہلی ۱۹۸۶ء
 ۲۹۷ء۳۲ مولانا محمد اعظم
 (۱۵۴) احکام اسلام طہارت و پاکیزگی، ص: ۲۴، مدرسہ تعلیم القرآن مسجد رحمانیہ اہل حدیث گوجرانوالہ۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۲ محمد افضل
 (۵۸۸) مسائل قربانی، ص: ۴۷، محمد یسین راہی ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث جام پور۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۲ حافظ محمد الیاس اثری
 (۶۶) ایام قربانی کی تحقیق، ص: ۴۰، خدام الحمدین جامع مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ۔ س، ن
 ۲۹۷ء۳۲ ابوبکی امام خان نوشہروی
 (۶۷) اہل حدیث کے دس مسئلے، ص: ۱۱۲، مکتبہ نذیریہ لاہور

ح ۲۸ (۱) اسوۃ حسنة فيما ثبت بالسنة، ص: ۶۴، جادو پریس

جون پور ۱۳۱۸ھ

(۲) ظلم پنجاب

(۳) صرف الماعون فی علاج الطاعون، ص: ۱۸

(۴) تحقیق الکلام فی مسئلة البیعة والالہام، ابو عبد اللہ

قصوری، ص: ۶۶

(۵) قصیدہ علیا، ابو عبد اللہ قصوری، ص: ۷

(۶) رسالہ اثبات الالہام والبیعة (ناقص)

(۷) خطبہ صدارت، ص: ۱۲۴، یعنی لاہور میں جلسہ جمعیت

اہل حدیث مئی ۱۹۴۹ء

(۸) دستور العمل جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب ۱۹۳۴ء



۲۹۷ء ۳۲ مرکز دعوة الجالیات جلیب الشیوخ

() ارکان اسلام ایک تعارف، ص: ۱۱۲، مرکز دعوة جالیات

لجنة قارة الهندية

۲۹۷ء ۳۲ محمد علی جانباز

ج ۲۰۵ احکام سفر، ص: ۱۴۴، جمعیت اہل حدیث پنجاب

پاکستان۔ س، ن

۲۹۷ء ۳۲ محمد علی جانباز

ج ۲۰۵ احکام السفر، ص: ۱۲۶، مکتبہ قدوسیہ لاہور نومبر ۲۰۰۳ء

۲۹۷ء ۳۲ محمد علی جانباز

ج ۲۰۵ ارکان اسلام، ص: ۲۳۴، پسران الحاج شیخ اللہ رکھا

۱۹۹۹ء

۲۹۷ء ۳۲ محمد امین حسنی (مجموعہ ۸ کتب)

اہل علم ودانش کے لیے عظیم خوش خبری

ہم اس امر کا اعلان بڑی خوشی و مسرت کے ساتھ کرتے ہیں کہ شیخ پنجاب استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبد المنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم علمی سرمایہ جو کہ ان کی مسجد جامع منانہ وزیر آباد میں تھا، درحقیقت وہ ایک عظیم علمی ورثہ ہی نہیں بلکہ نادر و فقیہ المثال کتب پر مشتمل مکتبہ ہے۔ جس کو حالیہ انتظامیہ نے متفقہ فیصلہ کے ساتھ ملک کی قدیم و عظیم دینی دانش گاہ حضرت صوفی محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ وزیر آبادی کے ادارہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کا نجن ضلع فیصل آباد کو شرف بخشے ہوئے عطا کیا۔ تاکہ اس سے اہل علم ودانش اور سکالرحضرات کما حقہ استفادہ کر سکیں اور یہ عظیم نادر کتب کا ذخیرہ محفوظ ہو سکے۔

ادارہ اس علمی سرمایہ کے لیے ایک خصوصی مکتبہ کا اہتمام کر رہا ہے تاکہ تمام اہل علم ودانش اور سکالرحضرات اپنے اسلاف کے کارنامہ علمی سے مستفید ہو سکیں اور یہ مکتبہ ہمہ وقت ان احباب و حضرات کے لیے حاضر رہے۔ ادارہ ان حضرات کو تشریف لانے کی دعوت دینے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ تشریف لائیں اور فائدہ حاصل کریں۔

جہاں ادارہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کا نجن انتظامیہ مرکزی جامع مسجد منانہ اہل حدیث وزیر آباد کا انتہائی ممنون ہے وہاں محترم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب و شیخ محمد آصف صاحب کا نہایت شکر گزار ہے۔ جنہوں نے یہ مستحسن فیصلہ کیا اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ عبد المنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور احباب انتظامیہ کے لیے ذخیرہ آخرت و صدقہ جاریہ بنائے، آمین۔

الداعی الی الخیر: (مولانا) عبد القادر ندوی خادم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کا نجن ضلع فیصل آباد

اشاعتِ دین کا عظیم مرکز

اَكْرَامُ تَبْلِيغِ اِسْلَامِ

جام پور

جامعه محمديه

ادارہ ہذا کے زیرِ اہتمام علاقہ کی مصروف درسگاہ جامعہ محمدیہ اہلحدیث بھی قائم ہے جس میں زیرِ تعلیم یافتہ اقامتی و مقامی طلباء کے تمام تعلیمی اخراجات ادارہ برداشت کرتا ہے اقامتی طلباء کے طعام، علاج، کپڑے و ماہانہ وظائف کا بھی انتظام ادارہ کی طرف سے کیا جاتا ہے طالبات کیلئے دینی تعلیم کا الگ معقول انتظام ہے۔

تعاون کی خصوصی اپیل

تعارف

ادارہ ہذا ملک بھر میں منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے بڑے پیمانے پر دینی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے مختلف مسائل پر ۳۳۰ سلسلہ ہائے تبلیغ شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ دیگر اداروں سے حاصل کردہ تقسیم کیا گیا لٹریچر اس کے علاوہ سے موجودہ دور میں دینی و اصلاحی لٹریچر کی اشاعت اور مفت تقسیم صدقہ جاریہ عظیم جہاد ہے راہ حق سے ہٹسکی ہوئی انسانیت کو راہ ہدایت پر لانے کیلئے تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے۔

غریب فنڈ

ادارہ کے زیر اہتمام غریب فنڈ بھی قائم ہے جس میں وصول شدہ عطیات سے نادار اور غریب طلباء و عوام کی مالی اعانت کی جاتی ہے غریب اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے بھی تعاون کیا جاتا ہے۔

تبلیغی پروگرام

ادارہ کی زیرپرستی جام پور میں عظیم اشان سالانہ المحدث کانفرنس ہر سال باقاعدگی سے منعقد کی جاتی ہے جس میں ملک کے معروف علماء کرام تشریف لاکر اپنے مواظہ حسنہ سے عوام کو مستفید فرماتے ہیں دورو نزدیک ہزاروں لوگ کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں مبلغین کے اخراجات بھی ادارہ برداشت کرتا ہے۔

کرتو زہنگانی کے موجودہ دور میں دین کی اشاعت و فروغ تعلیم اسلام کا مشن جاری رکھنا کس قدر مشکل کام ہے کہ احباب کو اس کا اچھی طرح ادراک ہے۔ تمام ترقی و صاحب ثروت احباب سے پر زور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر اور دیگر ایام میں زکوٰۃ، عشرِ فطرانہ و دیگر عطیات مددِ ادارہ کی مالی سہرتی فراہم کیا تاکہ دینِ حق کی اشاعت کا یہ کام کیسویں کے ساتھ جاری رکھا جاسکے۔ تقیہ آپ کا تعاونِ عمدہ جاری ثابت ہوگا۔

بذریعہ بینک: اکاؤنٹ نمبر 3-1107-00166008، حبیب بینک آف جام پور، بنام ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

0604-567218
0333-8556473

حکام دیور

مَدِيرُ تَبَايُغِ إِسْلَامِ أَهْلَ هَدْيِ
ادَارَه

محمد حسین راہی

تأليف

میٹرک پاس طالبات کے لیے عظیم خوش خبری شرعی ماحول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع

فری

الشريعة كالج فار گرلز

(كلية الشريعة للبنات) نزد گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 2 بھائی پھیرو

داخلہ جاری ہے

کھانا (MESS)، رہائش (RESIDENCE)

سہولیات: درس نظامی کی کتب بہ ذمہ ادارہ ہوں گی۔
کالج کی کتب بہ ذمہ طالبات

صرف چار سال میں طالبات کو درس نظامی، تجوید و قرأت اور لازمی ایف۔ اے بمطابق لاہور بورڈ، بی۔ اے بمطابق پنجاب یونیورسٹی کروایا جائے گا، ان شاء اللہ

سرپرست اعلیٰ: میاں محمد جمیل صاحب ایم اے ڈائریکٹر: ابوہریرہ شریعہ کالج لاہور

شیخ الحدیث حافظ محمد حنیف صاحب شیرنگری

داخلہ شعبہ حفظ القرآن صرف مقامی طالبات کے لیے..... میرٹ داخلہ میٹرک پاس

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا

رابطہ برائے داخلہ: ناظم حاجی عبدالخالق، الشريعة كالج فار گرلز

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت، انجمن محمدیہ اہل حدیث (رجسٹرڈ) بھائی پھیرو (قصور)

کتاب جن کچا آپ کی لائبریری نامکمل ہے

تفہیم قرآنی

ایم۔ اے ہاشمی

حجۃ الاسلام امام غزالی کی کتب کیمیائے سعادت، احیاء العلوم، احیاء العلوم الدین، منہاج العابدین سے متفرق موضوعات کا انتخاب۔ اس کتاب میں کئی جلدوں، ہزاروں صفحات کے بحر بے کراں کوکوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

قیمت: 60/- روپے

امام ابن تیمیہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

پانچ سو کتابوں کے مصنف، مجاہد، مجتہد اور تاریخ کی انقلاب آفرین شخصیت امام ابن تیمیہ کی سوانح، اوصاف و فضائل، تصانیف اور ان کے موضوعات پر ایک جامع کتاب

قیمت: 135/- روپے

تاریخ حدیث

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

تاریخ حدیث پر ایک بہترین کتاب جو حضور ﷺ کے فرامین، خطوط، معاہدات، صحابہ و تابعین کے مجموعوں، موطا کے مجموعوں، جامع صحیح، مستدرک، سنن، مسانید، کتب السنہ، معاجم و متفرق کتب کا نہایت خوبصورتی سے تعارف کرواتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ احادیث کا انتخاب بھی شامل ہے۔

قیمت: 150/- روپے

محمد بن عبدالوہاب اور مذہبی تحریک

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے حالات زندگی اور تحریک پر ایک جامع کتاب۔ مولانا سلتی بھٹی کے مطابق اپنے موضوع کی یہ ایک جان دار اور وسیع کتاب ہے۔

قیمت: 100/- روپے

ایک خلدون حیات و خدمات

توراکینہ قاضی

تاریخ و عمرانیات کے باوا آدم ابن خلدون کے حالات زندگی کے علاوہ اس کے زمانے کے جغرافیائی، تاریخی، سیاسی، معاشرتی، اقتصادی و مذہبی حالات۔ ابن خلدون کی تصانیف اور فکری و عمرانی ورثے پر ایک بہترین کتاب۔

قیمت: 120/- روپے

تفکرہ گمنام شاہیر

توراکینہ قاضی

اپنے زمانہ کی مشہور شخصیات جنہیں آج لوگ بھلا بیٹھے ہیں۔ کے کارناموں کی تفصیلات، جن میں سے کچھ نے داغخسین سمیٹی اور کچھ نمونہ عبرت بنے۔

قیمت: 135/- روپے

تفہیم نفس کیسے اور کیسے؟

منیر احمد غلیلی

تزکیہ نفس کی حقیقت، نفس کی بیماریوں اسلامی نقطہ نظر سے نفس کی امتیازی صفات اور عملی طور پر تزکیہ نفس کے حصول کے کامیاب اور موثر طریقے۔ یہ تمام موضوعات اس کتاب میں انتہائی آسان اور دلنشین پیرائے میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

قیمت: 24/- روپے

یہ جو زندگی کی کتاب ہے

قائدہ رابعہ

زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مختصر مضامین۔ جو اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے انتہائی جاذبیت اور مغنویت سے بھرپور ہیں۔ یہ مضامین ایک کلمہ فصاحت ہیں ہر اس کان کے لیے جو خوشو ہے۔ ہر اس دل کیلئے جو ابھی قبول حق کی صلاحیت سے محروم نہیں۔

قیمت: 75/- روپے

حوالہ: لا اقتصام شوال 1430ھ 40% خصوصی قیمت دی جائے گی۔

دکان مسابکین مغربی سنٹرل ایڈوارڈ مارڈ لاہور

چوک چمری لاہور

042-7312648, 8401105

دواخانہ سلیمانی، بالمقابل محمد بن قاسم بلائک سنٹر

کہاراس والا چوک ملتان 081-4042627

دکان مسابکین مغربی سنٹرل ایڈوارڈ مارڈ لاہور

042-7232788, 0313-7232788

E-mail: idarusulemani@yahoo.com

اقبال مارکیٹ، کینٹی چوک

اقبال روڈ، راولپنڈی 051-5551742

ادارہ مطبوعات سلیمانی



گولڈن جہانگیرک ڈپو، نزد مقدس مسجد، اردو بازار

کراچی فون: 021-2765086